بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامع مسجد تاریخ کے آئینہ میں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

ہم آپ کو یہ معلوم کرانا چاہتے ہیں کہ جامع مسجد سٹی مارکیٹ بنگلور کی ابتداء کب ہوئی، کیسے جامع مسجد و مسلم چاریٹیبل فنڈ ٹرسٹ کا وجود ہوا، اس عظیم الشان مسجد کی تعمیر کیسے ہوئی اور کیا کیا امور پیش آئے ہیں ہم نے اس مضمون کو لکھنے کا ارادہ اس لئے کیا تا کہ جامع مسجد کی تاریخ تحریری طور پر مرتب ہو جائے اور ان بزرگان دین کی محنت اور دین کا جذبہ لوگوں کے سامنے آئے تا کہ آنے والی نسلیں اس سے مستفیض ہو کر اپنی یادوں کے گلدستے میں سجائے رکھیں۔

جد و جہد اور کامیابی

قارئین میں بہت سے اس بات سے واقف ہونگے کہ اس مسجد کی تعمیر کا خیال کتنے عرصہ سے مسلمانانِ بنگلور کے دلوں میں جاگزیں تھا اور اس نیک مقصد کے حاصل کرنے میں اکابرین نے کتنی دشواریاں، تکالیف اور مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کیا تھا اس کی داستان بہت طویل ہے جامع مسجد کی تاریخ کو یہاں اجمالی طور پر بیان کیا جاتا ہے تا کہ جامع مسجد سٹی کے سلسلہ میں آغاز سے اب تک رونما شدہ اہم اہم واقعات سے آپ حضرات ایک حد تک واقف ہو جائیں

جس مقام پر اب سلور جوبلی پارک بنایا گیا ہے وہاں مسلمانوں اور دیگر اقوام کے مکانات تھے قریبی سڑک (موجودہ نرسمہاراجا روڈ) ہوسکوٹہ روڈ کہلاتا تھا اس روڈ سے قریب ایک مکان وہ بھی تھا جس میں مسلمان تاجرانِ آہن وقرب و جوار کے دیگر مسلمان نماز ادا کرتے تھے 1920ء میں اس پر میونسپالٹی نے شاپ سائٹس (دوکانوں کے قطعاتِ اراضی) بنانے کے لئے ان تمام مکانات کو خرید لیا جن میں یہ مسجد کا مکان بھی شامل تھا اس عمارت کی قیمت میونسپالٹی کے مقررہ نرخ کے مطابق 1805 روپئے 8 آنے قرار پائی مسلمانوں نے اس عمارت کو دینے میں مزاحمت کی، لیکن میونسپالٹی نے یہ وعدہ کر کے مسلمانوں کو عمارت کی سپردگی پر راضی کر لیا کہ اس مقبوضہ زمین اور عمارت کا معاوضہ 1805 روپئے 8 آنے دینے کے علاوہ دوسری نئی مسجد تعمیر کرنے کے لئے اسی محلّہ کے قرب و جوار میں دوسری زمین اپنی طرف سے مفت دیگی۔ جب میونسپالٹی اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی اور خرید کردہ مکانات منہدم کر کے زمین ہموار کر چکی تھی تو مسلمان تاجران آہن نے میونسپالٹی سے حسب وعدہ تعمیر مسجد کے لئے دوسری زمین عطا کئے جانے کا مطالبہ کیا مگر میونسپلٹی تین سال تک دوسری زمین دینے کے معاملہ میں ٹال مٹول کرتی رہی بنابریں مسلمان تاجران آہن نے یہ مناسب خیال کیا کہ یہ معاملہ مجلس ملیہ اسلامیہ بنگلور سٹی کے سپرد کر دیا جائے جو مسلمانان شہر بنگلور کی مقتدر اور بااثر قومی انجمن ہے

قطعۂ زمین کا حصول

چنانچہ انہوں نے رجسٹرڈ دستاویز وقف نمبر 117 مورخہ 26 مئی 1925ء کے ذریعہ اپنے تمام اختیارات وحقوق مجلس ملیہ اسلامیہ کو منتقل کر دیا مجلس ملیہ اسلامیہ نے اس کے بعد مسلسل تین سال سے زیادہ جد و جہد کی اور آخر کار سٹی میونسپالٹی سے 26 مئی 1928ء کو یہ

قرارداد منظور کرانے میں کامیاب ہوگئی کہ تعمیر مسجد کے لئے ہوسکوٹہ روڈ کے مقبوضہ مکان مسجد کے زرِمعارضہ کے عوض وہ مثلث قطعۂ زمین دیا جائے جس کا رقبہ 2329 اور جس کے موجودہ حدود اربعہ یہ ہیں، شمال میں سری نرسمہا راجہ روڈ 35 فٹ، جنوب میں 32 فٹ مغرب میں 50 فٹ کا روڈ جو نرسمہا راجہ روڈ اور بمبو بازار کو ملاتا ہے 137 جنوب مشرق میں بڑی موری 302 فٹ، حکومت میسور نے 7 جولائی 1928ء کو میونسپالٹی کو اس قرارداد پر منظوری کے احکام صادر کئے یہ وہی مثلث قطعۂ زمین ہے جس پر جامع کامپلکس اور عارضی ڈھانچوں والے لوہے کی دوکانیں ہیں۔

مثلث زمین کا تعمیری پلان

یہ قطعۂ زمین تکونی ہونے کے باوجود اپنے جائے وقوع کے لحاظ سے بہت قیمتی تھی اس لئے مجلس ملیہ اسلامیہ نے یہ طے کیا کہ اس پر دومنزلہ عمارت بنائی جائے بالائی حصہ مسجد کے لئے مخصوص ہو نچلے حصے میں دوطرف دکانات تعمیر کئے جائیں جن سے مسجد کے مصارف کے لئے آمدنی ہو اور درمیانی حصہ میں ایک قومی جلسوں اور مدرسۂ صنعت وحرفت کے لئے ایک وسیع حال بنایا جائے چنانچہ اسی نظریہ کے ماتحت ایک تعمیری پلان بنا کر منظوری کے لئے میونسپالٹی کو بھیجا گیا مگر یہ پلان چند معمولی وجوہات کی بنا پر میونسپالٹی نے نامنظور کردیا اس پلان کی خامیوں پر غور کر کے ان خامیوں کی اصلاح پر توجہ دی جارہی تھی۔

مسجد کے جائے وقوع میں تبدیلی

اس اثناء میں آنجہانی مہاراجہ سری کرشنا راج وڈیر بہادر کے ایماء پر اور دیوانِ میسور سر مرزا اسمٰعیل صاحب مرحوم کے مشورے سے چند بیدار مغز اور با اقتدار رہنمایان قوم نے مناسب سمجھا کہ اس تکونی زمین کو مصارفِ مسجد کے لئے دکانات تعمیر کرنے کے لئے مختص کردیا جائے اور جامع مسجد کی تعمیر کے لئے سلور جوبلی پارک کے مغرب میں واقع قطعۂ زمین (وہ زمین اب جس پر جامع مسجد تعمیر ہوئی ہے) حاصل کرلیا جائے نیز یہ رائے بھی پسند کی گئی کہ اس مطالبہ کو با اثر بنانے کے لئے تعمیر مسجد کے معاملات مجلس ملیہ اسلامیہ ایک ایسے ٹرسٹ بورڈ کے حوالہ کردے جس میں مسلمانوں کی تمام جماعتوں اور قومی انجمنوں کی نمائندگی ہو اس وقت یہ جامع مسجد صحیح معنوں میں جامع مسجد ہوگی اور اس کی تعمیر میں ہر ایک مسلمان پوری دلچسپی کے ساتھ کوشان اور اس کے انتظام میں برابر کا شریکِ کار رہے گا۔

جامع مسجد ومسلم خیراتی فنڈٹرسٹ کی ابتداء

جامع مسجد ومسلم چارٹیبل فنڈ ٹرسٹ کی تشکیل وقیام مجلسِ ملیہ اسلامیہ بنگلورسٹی کے اقرارنامۂ وقف کے ذریعہ عمل میں آیا جو 15 مارچ 1935ء کو بنگلورسٹی کے سب رجسٹر آفس میں باضابطہ رجسٹر ہوا ہے جس کا رجسٹر نمبر 12454 ہے

جامع مسجد سٹی کا اجلاس مؤرخہ ۱۷ فروری 1935ء بروز یکشنبہ شام ٹھیک 5:30 بجے منعقد ہوا، جس کی صدارت عالیجناب مولوی مودی عبدالغفور صاحب نے فرمائی اس اہم میٹنگ میں مندرجہ ذیل حضرات شریک ہوئے۔

۱) سید عبدالواجد صاحب

۲) غلام محی الدین مہکری صاحب

۳) یم۔عبدالباسط صاحب

۴) شیخ حسین صاحب

۵) حبیب سیٹھ صاحب

۶) چودھری محمد حسین صاحب

۷)مرزا علی رضا صاحب

۸)محمد عبدالعزیز صاحب

۹)بی عبدالرحمٰن صاحب

۱۰)محمد عبدالجبار صاحب

۱۱)خان بہادر محمد عباس خان صاحب

۱۲)اویس نصراللہ شریف صاحب

۱۳)محمود شریف صاحب

۱۴)محمد عبدالعزیز صدیقی صاحب

۱۵)سید عبدالرزاق صاحب

۱۶)یوسف شریف صاحب

۱۷)منشی عبدالغفور صاحب

صدر جلسہ نے اجلاس کی کاروائی کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کے اجلاس کی غرض یہ ہے کہ جو قوانین جامع مسجد و مسلم چارٹیبل فنڈ ٹرسٹ کے آپ کی خدمت میں روانہ کئے گئے تھے اس پر اور وقف نامہ پر غور وخوض کیا جائے اور اس میں ضروری ترمیم واضافہ کیا جاسکے جب بحث ومباحثہ ہوا تو اکثر قوانین پر اختلاف رائے ہوئی بہت کچھ ترمیم واضافہ کے بعد کئی قوانین مرتب ہوئے پھر یہ طئے پایا کہ جو قوانین مرتب ہیں ان کو طبع کرادیا جائے اور تمام حاضرین اجلاس کی خدمت میں پیش کیا جائے تاکہ مزید غور وفکر ہو۔ جامع مسجد و مسلم چارٹیبل فنڈ ٹرسٹ کی دوسری میٹنگ یکم مارچ 1935ء کو بروز جمعہ منعقد ہوئی، حاضرین مجلس میں مزید دو حضرات شریک اجلاس رہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں ۱) عبدالرحیم صاحب کنٹراکٹر ۲) عبدالمجید قاسم سیٹھ صاحب سکریٹری یتیم خانہ بنگلور دوسری میٹنگ میں مزید ترمیمات واضافات ہوئے اور ایک وقف نامہ تیار ہوا جو بزبانِ انگریزی تھا جس کا ترجمہ ہم یہاں آپ کے علم کے لئے تحریر کررہے ہیں۔

وقف نامہ

متعلق جامع مسجد و مسلم خیراتی فنڈ ٹرسٹ بنگلور سٹی

یہ اقرار نامۂ وقف ہے جو آج کے دن یعنی مارچ کی پندرھویں تاریخ 1935ء (ایک ہزار نو سو پینتیس عیسوی) کو بمقام بنگلور سٹی عمل میں آیا اس دستاویز میں مجلس ملیہ اسلامیہ نے واقفین یعنی وقف کرانے والوں کی حیثیت سے جمیع مسلمانان بنگلور کے نام پر یہ وقف نامہ تحریر کردیا ہے۔

مجلس ملیہ اسلامیہ ایک انجمن ہے جو ۲۱۱ اوینیو روڈ بنگلور سٹی میں واقع ہے اور قواعد رجسٹری انجمن ہائے میسور مجریہ 1904ء (میسور سوسائٹس رجسٹریشن ریگولیشن 1904ء) کی دفعہ ۳ کے ماتحت رجسٹری شدہ ہے اس وقف نامہ میں انجمن مذکور کی نمائندگی اس کے صدر اعزازی ومعتمد اعزازی اور اس کی مجلس عاملہ یعنی اگزیکیوٹیو کمیٹی کے ممبروں میں سے دو ارکان نے کی ہے اس انجمن کے صدر اعزازی ومولوی مودی محمد عبدالغفور صاحب رئیس اعظم بنگلور ہیں اس کے معتمد اعزازی محمد عبدالجبار صاحب ممبر پریزنٹیٹیو کونسل (Representative Council) وکنٹراکٹر بنگلور سٹی ہیں محمد عبدالعزیز صاحب تاجر پارچہ اور شیخ حسین صاحب تاجر آہن بنگلور سٹی یہ دونوں اس انجمن کی اکزی کیوٹیو کمیٹی کے ممبر ہیں آگے چل کر اس دستاویز میں ان کو فریق اول کے نام سے یاد کیا جائیگا فریق اول سے مراد لازماً ان کے جانشین بھی ہونگے،

جمیع مسلمانان بنگلور کی جن کے حق میں یہ وقف نامہ تحریر کیا گیا ہے فریق دوم کہلائیں گے اس فریق دوم کے نمائندے حسب ذیل ۲۵ ٹرسٹی صاحبان ہیں

۱) مولوی محمد عبدالغفور صاحب صدر انجمن

۲) محمد عبدالجبار صاحب گورنمنٹ کنٹراکٹر معتمد وانجمن

۳) محمد عبدالعزیز صاحب تاجر پارچہ اوینیو روڈ بنگلور سٹی

۴) شیخ حسین صاحب تاجر آہن نیو بمبو بازار بنگلور سٹی

۵) نواب غلام احمد صاحب کلامی صدر انجمن (قائد الملک)

۶) خان بہادر محمد عباس خان صاحب جنرل سکریٹری (شفیق الملک)

۷) سید عبدالواجد صاحب، بی، اے (ڈائرکٹر آف انڈسٹریس اینڈ کامرس)

۸) غلام محی الدین صاحب مہکری بی، اے بیل بی رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی میسور

۹) پی۔عبدالرحمٰن صاحب، بی، اے، میونسپل کونسلر بنگلور سٹی

۱۰) ادریس نصر اللہ شریف صاحب یم، اے بیل بی اڈوکیٹ میونسپل کونسلر بنگلور

۱۱) محمود شریف صاحب بی، اے، یل، یل، بی۔ایڈوکیٹ ومیونسپل کمشنر

۱۲) محمد عبدالعزیز صاحب صدیقی۔کنٹراکٹر وفرنیچر شاپ

۱۳) محمد عبدالرحیم صاحب کنٹراکٹر وتاجر آہن

۱۴) بی سید امیر احمد صاحب ٹمبر کنٹراکٹر بنگلور سٹی

۱۵) چودھری محمد حسین صاحب قریشی

۱۶) پاکتنی حاجی پادشاہ صاحب منڈی مرچنٹ نیو ترک پیٹ بنگلور سٹی

۱۷) متولی حاجی یل احمد حسین صاحب چرم منڈی معسکر بنگلور

۱۸) تیجمان حاجی محمد علی صاحب آرمی کنٹراکٹر معسکر بنگلور

۱۹) آدم سیٹھ صاحب، آف، ایچ، آر، محمد اینڈ سنز تاجر پارچہ چک پیٹ بنگلور سٹی

۲۰) عبدالحمید قاسم سیٹھ صاحب معتمد اعزازی یتیم خانہ اہل اسلام وآنریری مجسٹریٹ (معسکر بنگلور)

۲۱) حاجی عبداللطیف طیب سیٹھ صاحب (پرانا ترک پیٹ بنگلور سٹی)

۲۲) مرزا علی رضا صاحب زمیندار لاویلا پارک روڈ معسکر بنگلور سٹی

۲۳) عطار ہیچ محمد قاسم صاحب پرفیومری ورکس اوینیو روڈ بنگلور سٹی

۲۴) یس محمد غوث صاحب گورنمنٹ کنٹراکٹر روئی پیٹ بنگلور سٹی

۲۵) مہتر حاجی عبدالکریم صاحب جنرل مرچنٹ اوینیو روڈ بنگلور سٹی

ٹرسٹیوں کا پہلا بورڈ اور لکھے ہوئے ۲۵ اصحاب پر مشتمل ہوگا اور یہ فریق دوم کہلائینگے فریق دوم سے مراد لازماً ان کے نمائندے یا

جانشین بھی ہونگے فریق اول وفریق دوم کے درمیان یہ اقرار نامہ وقف حسب ذیل امور پر شاہد ہے

چونکہ بنگلور سٹی میونسپلٹی نے ہوسکوٹہ روڈ پر واقع شدہ پرانی مسجد ایک ہزار آٹھ سو پچاس روپئے میں حاصل کر لی تھی اور یہ رقم میونسپلٹی کے پاس امانتاً رکھی ہوئی تھی سٹی میونسپلٹی نے 1850 روپئے کی اس رقم کے بدلے میں سری نرسمہا راجہ روڈ پر واقع شدہ ایک قطعہ زمین جس کی پوری تفصیل ونقشہ نیچے دیا گیا ہے مجلس ملیہ اسلامیہ بنگلور سٹی کو بغرض تعمیر مسجد عطا کیا تھا تجویز یہ ہوئی تھی کہ زمین مذکور پر چند دوکانیں بھی تعمیر کی جائیں تا کہ یہ ذریعہ آمدنی بن سکیں اس آمدنی میں سے پہلے تو مسجد مذکور کے ضروری اخراجات اور اس کی نگہداشت کے مصارف پورے کئے جائیں پھر اگر کچھ بچت رقم آمدنی مذکور میں خرچ ہوئے بغیر رہ جائے تو اس کو حسب ضرورت دوسرے مذہبی خیراتی واسلامی مقاصد کے لئے کام میں لایا جائے چونکہ پیش نظر مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے اور مجلس ملیہ اسلامیہ کو معلوم ہو چکا ہے کہ جب تک مسلمانان بنگلور کی ایک نمائندہ جماعت بنام مجلس امناء (ٹرسٹیاں) جامع مسجد ومسلم خیراتی فنڈ قائم نہ ہو اور سٹی میونسپلٹی کی دی ہوئی زمین مذکور کو اپنے تحویل میں نہ لے اس وقت تک ممکن نہیں کہ چندہ وصول ہو سکے اور مذکورہ بالا مقاصد پورے ہو سکیں، لہذا یہ امر ضروری ہیکہ مذکورہ زمین مجلس امناء یعنی ٹرسٹیوں کے بورڈ کے قبضہ میں دے دی جائے چونکہ جامع مسجد کی تعمیر کے لئے سلور جوبلی پارک میں ایک مناسب زمین حاصل کرنے کی تجویز زیر غور ہے لہذا اس تجویز کے باور ہونے کی صورت میں قطعۂ زمین مفصلہ ذیل دستاویز ھذا پر مسجد تعمیر کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ وہاں دوکانیں اور دوسری عمارتیں تعمیر کی جاسکیں گی تا کہ ان سے جو آمدنی حاصل ہو اس کو سلور جوبلی پارک میں تعمیر ہونے والے مسجد کے مصارف کے نگہداشت کے لئے کام میں لایا جاسکے اور بچت رقم جو اس آمدنی میں سے خرچ ہوئے بغیر رہتی ہو اس کو دوسرے مذہبی خیراتی واسلامی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکے چنانچہ سرمایہ کو اس طرح کام میں لانے کے لئے فریق دوم یعنی مذکورۂ بالا مجلس امناء یا ٹرسٹیوں کے بورڈ کو حق واختیار دیا جاتا ہے فریق دوم سے مراد لازماً ان کے نمائندے یا جانشین بھی ہونگے ضروری ہیکہ پہلی مجلس امناء یعنی ٹرسٹیوں کا پہلا بوڑد جن کے اسمائے گرامی اوپر لکھے جا چکے ہیں ان اصحاب پر مشتمل ہوگا۔

چونکہ یہ بھی ضروری تھا کہ وقف کے باقاعدہ نظم ونسق کے لئے ٹرسٹ کی اس اسکیم کی صورت میں قواعد وضع کئے جائیں لہذا اس اقرار نامۂ وقف میں جو آج کے دن یعنی مارچ کی پندرھویں تاریخ ۱۹۳۵ء (ایک ہزار نو سو پینتیس عیسوی) کو فریقین کے درمیاں عمل میں آیا ہے حسب ذیل قواعد مجملاً درج کئے جاتے ہیں چونکہ فریق دوم نے قبول کیا ہے کہ وہ مسجد اور دکانوں کی تعمیر کیلئے چندے اور عام عطیہ وصول کرنے کا کام اپنے ذمہ لیگا اور بلا امتیاز مختلف عقائد اسلامی جمیع مسلمانان بنگلور کے واسطے اور مسلمانان بنگلور کی جانب سے ادارۂ مذکور کی کاروائیوں اور تعمیر ہونے والی یا حاصل کی جانے والی املاک یا جائیدادوں کا بندوبست قواعد ذیل کی مجمل اسکیم کے مطابق کریگا لہذا مذکور الصدر فریق اول زمین مذکور کو فریق دوم کے قبضہ میں دیتا ہے تا کہ وہ مسلمانوں کے ٹرسٹیوں کی حیثیت سے اس پر قابض رہے نیز فریق دوم کو بصورت مجلس امناء (یا بورڈ آف ٹرسٹیز) نامزد ومقرر کرتا اور تشکیل دیتا ہے تا کہ یہ بورڈ مذکورہ ٹرسٹ کا جو جامع مسجد ومسلم خیراتی فنڈ کے نام سے موصوم ومتعارف ہوگا، انتظام سنبھالے۔

نئے قواعد

بورڈ کے ارکان کو یہ اختیارات ہوں گے کہ ٹرسٹ کے باقاعدہ ومناسب انتظام اور اس کے نوکروں اور ملازموں کی باقاعدہ نگرانی کے لئے قواعد میں ترمیم کریں یا نئے قواعد وضع کریں بشرطیکہ ایسی ترمیمات اور اضافوں کو بورڈ کے تین چوتھائی ممبروں کی تائید حاصل ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ ٹرسٹ کے مقاصد سے عدم مطابقت نہ رکھتے ہوں اور اس کے مفاد کے خلاف نہ ہوں وقف کی یہ دستاویز یا اقرار نامہ مجلس امناء کے صدر کے پاس رہے گا

قطعۂ اراضی واقع سری نرسمہاراجہ روڈ بنگلورسٹی کی تفصیل

بڑے نالے کے پیچھے تکونا قطعۂ زمین عطا کردۂ بنگلورسٹی میونسپالٹی چک بندی شمال میں سری نرسمہاراجہ روڈ، بڑے نالے تک، ناپ 35فیٹ، جنوب میں 30فیٹ چوڑی سڑک، ناپ320فیٹ، مغرب میں 50فیٹ چوڑی سڑک، ناپ137فیٹ اور مشرق میں بڑا نالہ، ناپ302فیٹ۔

مذکورۂ بالا زمین کا نقشۂ منسلکۂ ھذا ہے

اس کی گواہی مذکورالصدر فریق اول اس دستاویز یا اقرار نامۂ وقف پر نیچے نام لکھے ہوئے گواہوں کی موجودگی میں آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء مقام بنگلورسٹی میں بذریعۂ ھذا اپنے دستخط ثبت کرتے ہیں تا کہ سند رہے

برائے ومنجانب

مجلس ملیہ اسلامیہ بنگلورسٹی

مورخۂ ۶ اپریل 1935ء کو جامع مسجد کے متعلق تیسری نشست منعقد ہوئی اور اس نشست کا مقصد ٹرسٹ بورڈ کا انتخاب نیز تعمیر مسجد کے لئے زمین کے انتخاب کے متعلق تجویز اور دیگر ضروری امور کے متعلق بحث کرنا تھا لیکن اس روز عبدالجبار صاحب کے بھائی کے انتقال کی وجہ سے یہ نشست ملتوی ہوگئی پھر مؤرخہ 26 اپریل 1935ء منعقد ہوئی جس میں جامع مسجد اور مسلم خیراتی فنڈ کا وقف نامہ جو 15 مارچ 1935ء کو تیار کیا گیا تھا اور 21 مارچ 1935ء کو رجسٹر کیا گیا تھا پیش کیا گیا۔

اس اہم نشست میں تمام عہدہ داروں کا انتخاب ہوا تو جناب سید عبدالواجد صاحب متفقہ طور پر جامع مسجد کے اولین صدر منتخب کئے گئے اور مولوی مودی عبدالغفور صاحب کو متفقہ طور پر نائب صدر بنایا گیا اور محمد عبدالجبار صاحب کو سکریٹری کا عہدہ دیا گیا اور جناب نصراللہ شریف صاحب کو نائب سکریٹری بنایا گیا اور جناب مرزا علی رضا صاحب کو خازن کا عہدہ دیا گیا۔

تعمیر مسجد پر غور کرتے ہوئے نئے ٹرسٹ کے اراکین نے یہ محسوس کیا کہ جو زمین اس وقت میونسی پالٹی کی طرف سے نرسمہاراجہ روڈ پر ملی ہے وہ تکونی ہونے کی وجہ سے تعمیر مسجد کے لئے موزوں نہیں ہے اس لئے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس جگہ پر دکانات تعمیر کر کے مسجد کے انتظامات کے لئے استعمال کیا جائے۔

مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کے انتخاب میں بحث ومباحثہ کے بعد یہ طئے پایا کہ سلور جوبلی پارک کے مغربی حصہ میں جہاں ناریل کے درخت ہیں ایک قطعۂ زمین جو مسجد کی ضروریات کے لئے کافی ہو اسے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ یہ طئے پایا کہ جناب صدر محترم اس سلسلہ میں دیوانِ ریاستِ میسور سے ملاقات کر کے اس امر کی بابت گفتگو کریں اور اگر ضرورت ہو تو بورڈ کا ایک وفد بھی دیوان میسور کی خدمت میں پہونچے۔

چنانچہ جب ایک وفد دیوان صاحب کی خدمت میں پہنچ کر اپنے طے شدہ معاملہ کو پیش کیا تو عزت مآب دیوان صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ایک وفد سری کرشنا راجہ وڈیر سے مل کر ایک تحریری عرض داشت پیش کریں اس کے لئے انہوں نے فرمایا کہ صبح جب مہاراجہ گھوڑے پر سوار ہو کر میرے ہمراہ نرسمہاراجہ روڈ پر گذریں گے تو مسلمانوں کا ایک وفد وہاں مہاراجہ کا منتظر رہے اور یہ عرض داشت مہاراجہ کی خدمت میں پیش کریں دیوان صاحب کے ہدایات کے مطابق تمام جامع مسجد ومسلم خیراتی فنڈ ٹرسٹ کے عہدیداران وٹرسٹیان کا ایک وفد صبح سویرے نرسمہاراجہ روڈ پر منتظر تھا جب مہاراجہ صاحب کا گذر اس راستہ سے ہوا تو انہوں نے اپنی عرض داشت ان کی خدمت میں پیش

کردی دیوان سر مرزا اسماعیل صاحب کی سفارش اور کوششوں سے حکومت میسور نے میونسپالٹی کو حکم دیا کہ سلور جوبلی پارک روڈ پر واقع قطعۂ زمین مسجد کی تعمیر کیلئے دی جائے اور تکونی زمین جو پہلے دی جا چکی ہے اس جگہ پر دکانات تعمیر کر کے مسجد کے انتظامات کے لئے استعمال کیا جائے۔

4 جنوری 1939ء بروز چہار شنبہ شام کے 5 بجے بمقام صابووانی بلڈنگ متصل مودی پریس سری نرسمہا راجہ روڈ بنگلور سٹی میں بزیر صدارت سید عبدالواجد صاحب ایک اجلاس منعقد ہوا

سکریٹری عبدالجبار صاحب نے میونسپل سے آئی ہوئی نوٹس یعنی تعمیر مسجد کے لئے زمین کی حوالگی کے شرائط کے طور پر لکھے گئے مواد کو حاضرین کے گوش گذار کیا اور اسکی دفعہ 1 اور دفعہ 4 پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی

دفعہ 1 فریق ثانی (ٹرسٹ بورڈ) زمین کی حوالگی سے پہلے کم از کم پچاس ہزار روپئے جمع کرے اور اس کے بعد فریق اول (میونسی پالٹی) کو مطمئن بنا کر زمین کو اپنے قبضہ میں لے لے۔ سکریٹری صاحب نے تصریح کرتے ہوئے کہا کہ گویا اس دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ پچاس ہزار روپیہ جمع ہونے کے بعد زمین بورڈ کے حوالہ کی جائے گی نیز یہ بھی کہا کہ جب تک زمین بورڈ کے قبضہ میں نہ آجائے روپیوں کی فراہمی دشوار ہے اس دفعہ 6 کے مطابق زمین کا قبضہ حاصل کرتے وقت فریق ثانی (ٹرسٹ بورڈ) اس امر کا ایک رجسٹرڈ ایگریمنٹ لکھدے کہ ٹرسٹ بورڈ مسجد کی تعمیر کے باوجود مسجد کے اردگرد یا سلور جوبلی پارک میں کسی وقت پر بھی باجہ بجانے یا جلوس گذرنے پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ سکریٹری صاحب نے کہا کہ چھٹی شرط بھی ہمارے لئے نا قابل قبول ہے میری تجویز ہے کہ ان دونوں شرائط کی منسوخی کے لئے بورڈ کا ایک وفد حکومت سے ملاقات کرے جناب خان بہادر خان صاحب نے یہ رائے دی کہ سرِ دست باجہ کے معاملے کو مصلحتاً یو نہی رہنے دیا جائے صرف ڈپازٹ کی شرط کی منسوخی کی لئے کوشش کی جائے آپ نے وفد کی تجویز کی تائید کی اور فرمایا کہ گورنمنٹ سے اپیل کی جائے کہ ڈپازٹ کی شرط بہت سخت ہے اور گورنمنٹ پر یہ واضح کر دیا جائے کہ زمین کے قبضہ کے بغیر روپیہ کا فراہم ہونا مشکل امر ہے طے پایا کہ اس معاملہ کو انجام دینے کے لئے اصحاب کا ایک وفد بنایا جائے وفد کی ترتیب اور اس ارکان کے انتخاب کا اختیار صدر صاحب کو دیا جائے۔ آئندہ تعمیری کام شروع کرنے کے سلسلہ میں بحث شروع ہوئی تو سکریٹری صاحب نے کہا کہ چندہ وصولی زمین کے قبضہ تک موقوف رکھا جائے کیونکہ زمین قبضہ میں نہ ہو تو چندہ دینے والے اصحاب پس وپیش سے کام لیں گے صدر صاحب نے فرمایا کہ چندہ کا کام فی الفور شروع ہونا چاہئے آپ نے اطمینان دلایا کہ زمین کے قبضہ میں کچھ بھی وقت نہیں ہے ہر ایک کو یقین کر لینا چاہئے کہ زمین پر بورڈ کا قبضہ ہو چکا ہے اس یقین کے تحت چندہ وصولی کا کام شروع کر دینا چاہئے چندہ وصولی کے لئے کسی خاص سب کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ پوری جماعت خود کمیٹی ہے ہر ایک کو چندہ وصولی میں دلچسپی لینا چاہئے نیز یہ بات بھی طے پائی کہ مسجد کے لئے وصول شدہ رقم جامع مسجد و مسلم خیراتی فنڈ ٹرسٹ بورڈ کے نام سے میسور بینک میں رکھ دی جائے۔

مورخہ ۳۰ جون 1939ء کو ایک اہم نشست ہوئی جس میں جناب سی یم جعفر خان صاحب نمائندہ تاجر چوبینہ جناب محمد عبدالباری صاحب جماعت گاؤنصاب اور جناب پاکتنی عبدالقادر صاحب نمائندہ جماعت لبابین کو اس بورڈ کی فہرست میں شامل کیا گیا زمین حاصل کرنے کے لئے مچلکہ لکھ دینے کیلئے متفقہ طور پر طے پایا کہ صدر صاحب اور سکریٹری صاحب میونسپالٹی کو مچلکہ لکھ دیں اور زمین ٹرسٹ بورڈ کے قبضہ میں لے لیں اور یہ بھی طے پایا کہ اس بورڈ کے صدر یا سکریٹری کو نیابتی اختیارات حاصل ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سائنٹفک اور چارٹیبل ایکٹ کے ماتحت رجسٹرڈ کرایا جائے۔

مورخہ ۲۴ نومبر 1940ء کو بورڈ آف ٹرسٹیز کا اجلاس منعقد ہوا جس میں کہا گیا

۱) سٹی میونسپلٹی نے مطلوبہ قطعۂ زمین کو بغرض تعمیر جامع مسجد 2992 مربع گز جامع مسجد ٹرسٹ بورڈ کے تصرف میں دیدیا ہے اس کیلئے صدر صاحب اور سکریٹری صاحب 16 اگست 1993ء کو اگریمنٹ دستاویز پر دستخط کئے تھے اس کے بعد 7 ستمبر 1940ء کو میونسپل کمشنر کے خط نمبر 40-39 /128 کے مطابق سٹی میونسپلٹی انجینئر کے ذریعہ یہ زمین ٹرسٹ کے قبضہ میں لے لیگی، اس قطعۂ زمین میں سے اس کی شمالی جہت کی طرف 1242 مربع گز زمین سٹی میونسپلٹی نے نئی سڑک کی تعمیر کیلئے الگ کر لی تھی اس کے معاوضے میں مغربی جہت کی طرف پیش کی گئی جو منظور ہوگئی، اس قطعۂ زمین کی مغربی جہت پر ۴ پرائیوٹ عمارتیں تھیں جن کی خریداری زمین کی مزید توسیع کیلئے ضروری سمجھا گیا جامع مسجد کا تعمیری پلان منظوری کیلئے پیش ہوا جس کو فرداً فرداً تمام ٹرسٹیوں نے بغور ملاحظہ کیا اور پسند کیا اور یہ مشورہ ہوا کہ مسجد کے عقب میں غسل خانوں کیلئے پلان میں گنجائش نکالی جائے اور نقشہ نویس کو جو میٹنگ میں موجود تھے پلان میں غسل خانوں کے اضافہ کرنے کی ہدایت دی گئی۔

مورخۂ 16 مئی 1941ء ایک اجلاس منعقد ہوا گذشتہ جلسوں میں منظور کیا ہوا مسجد کا تعمیری پلان جناب دیوان صاحب بہادر کی خدمت میں پیش کیا دیوان صاحب بہادر نے کمالِ مہربانی سے پلان کو بغور ملاحظہ فرمایا اور یم رام چندر راؤ نقشہ نویس اور مسٹر لکشمی نرسمہا گورنمنٹ آرٹسٹ کو ضروری ہدایات بھی دیں اور ہمیں فرمایا کہ پلان تعمیری لائسنس کے لئے میونسپلٹی کو بھیج دیا جائے 23 جنوری 1941ء کو پلان سٹی میونسپلٹی کو بھیج دیا گیا میونسپلٹی نے کچھ معمولی سی ترمیموں کے بعد اسے منظور کر لیا اور تعمیر مسجد کے لئے لائسنس دے دیدیا۔ آپ کے علم میں ہے کہ اس مسجد کے تعمیری معاملات میں شروع سے دیوان صاحب بہادر نے خصوصی دلچسپی سے حصہ لیا ہے اس بورڈ کی تشکیل بھی آپ ہی کے مشورہ سے عمل میں آئی۔ جگہ کا انتخاب، پلان کی تیاری اور اس کی منظوری غرض یہ کہ اس مسجد کا ایک ایک معاملہ انہیں کی توجہ اور کوشش اور مشورہ سے انجام پایا ہے مگر افسوس کہ انہوں نے عہدِ دیوانی سے استعفاء دے دیا۔ 31 مئی 1941ء کو آپ اس عہدۂ جلیلہ سے سبکدوش ہو رہے تھے اس لئے بہت سے حضرات کا یہ خیال تھا کہ آپ کے عہد دیوانی پر متمکن رہتے ہوئے ہی اس مسجد کا سنگ بنیاد آپ کے ہاتھوں رکھ دیا جائے۔

مورخۂ 30 مئی 1941ء کو شام کے پانچ بجے مسجد کی زمین کے سامنے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسجد کا سنگ بنیاد جناب دیوان سر مرزا اسمٰعیل صاحب بہادر نے اپنے ہاتھوں سے رکھا۔

ہم یہ بھی تحریر کرنا چاہتے ہیں کہ پہلے ایک ڈوم والا پلان تیار کیا گیا تھا لیکن بعد میں تین ڈوم والا نیا پلان تیار کیا گیا اور سب نے دیکھنے کے بعد اس کو پسند کیا اور تین ڈوم والی مسجد تعمیر ہونا طے پایا۔ مسجد کی تعمیری کارروائی کب اور کیسے شروع کی جائے اس پر غور وخوض ہوا متفقہ طور پر طے پایا کہ تعمیری کام جلد ہی شروع کر دیا جائے اور ابتداء میں بطور امانی کام کرایا جائے بعد میں کنٹراکٹ کو دیا جا سکتا ہے اور یہ بھی طئے پایا کہ تعمیری ٹنڈر دو قسم کے طلب کریں یعنی ایک اسباب اور مزدوروں کے ساتھ ، دوسرا صرف مزدور اسباب کے بغیر،

مورخۂ 29 جولائی 1945ء میں ایک میٹنگ طلب کی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ مسجد کی مغربی جہت میں جو زمین میونسپالٹی کی تھی جس کی مقدار 609 مربع گز تھی اس زمین کی قیمت 9840 روپئے میونسپالٹی سے طلب کئے جا رہے تھے اور میونسپلٹی نے مسجد کی زمین نئے روڈ کی تعمیر کے لئے 1200 مربع گز لے لی تھی اس کے عوض 609 گز زمین جامع مسجد کو مفت حاصل ہو جائے اس مسئلہ پر اراکینِ وفد نے جناب دیوان صاحب سے کافی دیر تک تبادلۂ خیالات اور اپنا استحقاق کمال عمدگی کے ساتھ ثابت کیا۔

جناب دیوان صاحب نے وفد کی معروضات کو ہمدردی کے ساتھ سماعت کیا اور اس کا رکارڈ دیکھنے کے بعد اپنا آرڈر پاس کرنے کی امید دلائی مکمل نو مہینوں کے انتظار کے بعد اس زمین کے متعلق گورنمنٹ کا یہ آرڈر نکلا کہ اگر میونسپالٹی زمینِ مذکور بلا قیمت دینا چاہئے تو

گورنمنٹ کواس پراعتراض نہ ہوگا متواتر تین ماہ کی کوششوں کے بعد پھر یہ معاملہ بتاریخ 30 ڈسمبر 1943ء کومیونسپالٹی کی جنرل میٹنگ میں پیش کیا گیا چند ایک میونسپل کونسلرس نے اس زمین کومفت دینے کی سخت مخالفت کی اور یہاں تک کہہ دیا کہ پہلے جو زمین دی جا چکی ہے وہ بھی واپس لے لی جائے اوران کونسلروں نے یہ بھی کہا کہ جامع مسجد کودی ہوئی زمین کی قیمت اس وقت چار لاکھ روپیوں سے زیادہ ہوگئی ہے میونسپل کونسلر مرزا یم عزیز اللہ بیگ صاحب نے مدلل اور پرزور تقریر کے ذریعہ معترضوں کا معقول جواب دیا جس کا یہ اثر ہوا کہ میونسپالٹی کے اس اجلاس میں کثرت رائے سے یہ فیصلہ کردیا کہ زمین مذکور گورنمنٹ کے مطابق تعمیرِ مسجد کے لئے بلا قیمت دے دی جائے۔

پہلے میونسپالٹی سے حاصل کردہ زمین 2992 مربع گز بعد میں جو میونسپالٹی سے 609 گز حاصل ہوئی اس کے ساتھ جامع مسجد ٹرسٹ بورڈ نے جو مکانات خریدے تھے اس کا رقبہ 336 مربع گز تھا اور یہ کل زمین 3937 مربع گز ہوگئی علاوہ ازیں سری نرسمہاراج روڈ پر واقع شدہ 2329 مربع گز ٹرسٹ بورڈ کی ملکیت میں ہے جسے مجلس ملیہ اسلامیہ نے وقف نامہ کے ذریعہ بورڈ کے حوالہ کیا جس پر مسجد کی آمدنی کیلئے دکانات تعمیر کئے جانا تھا۔

جامع مسجد کے تعمیری پلان کی تیاری میں مسٹر رام چندر راؤ آرٹیکل انجینئر نے بڑی دلچسپی وخلوص و دردمندی سے کام کیا تھا اتنی محنت کے باوجود رام چندر راؤ نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا جب وہ 1943ء میں سخت علیل ہوگئے تو ان کی غیر حاضری میں ان کے چچا نارائن راؤ بی ای انجینئر اور یس حیدر علی بی ای انجینئر کام کرتے رہے جب رام چندر راؤ صحت کے بعد واپس آئے تو انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ مسجد کا پلان اور تعمیری تخمینہ جات وغیرہ حیدرآباد کے وزیر تعمیرات جناب زین یار جنگ بہادر کو (جو بہت ہی ماہر فن تھے اور قابل آرکیکٹ ہیں) بتلائے جائیں اوران کی رائے حاصل کی جائے تا کہ اگر پلان میں کوئی خامی رہ گئی ہو تو دور ہو جائے۔

11 جنوری 1946ء کو سکریٹری صاحب اور محمد عبدالعزیز صاحب صدیقی ٹرسٹی جامع مسجد اور انجینئر مسٹر رام چندر راؤ حیدرآباد روانہ ہوئے مولوی ابوالحسن سید علی صاحب جو وکیل تھے ان کے ذریعہ زین یار جنگ وزیر تعمیرات دولت عاصفیہ سے ملاقات ہوئی نواب صاحب موصوف ہندوستان بھر میں فن تعمیرات میں ایک ماہر انجینئر تسلیم کئے گئے ہیں جامع مسجد بنگلور کا مجوزہ نقشہ ملاحظہ فرمانے کے بعد مکمل ایک گھنٹہ تک بحث کرتے رہے اور بعد میں کہا کہ مجھے اپنی رائے دینے کے لئے چار دن مہلت دیجئے انشاء اللہ اس کے بعد میں اپنی رائے اظہار کروں گا چار دن بعد پھر وفد دوبارہ نواب صاحب کی خدمت میں پہنچا نواب صاحب نے کہا کہ مسجد کی لمبائی اور چوڑائی کا لحاظ کرتے ہوئے تین ڈوم کی ضرورت نہیں ہے ایک ہی ڈوم کافی ہے جو بیجاپوری نمونہ کا ہو اور آرچوں کے مطابق یہ رائے کہ مورشس آرچ اگر تعمیر کریں تو کفایتی ہونے کے علاوہ خوشنما بھی معلوم ہونگے۔

میناروں میں سیڑھوں کو بے ضرورت قرار دیا مزید کہا کہ سوائے ہندوستان کے اسلامی ممالک میں مساجد کے لئے ایک ہی مینار تعمیر کرتے ہیں اور اس مینار کے اندر سطح زمین پر مؤذن کھڑے ہو کر جب اذان دین تو سارے شہر میں دو میل تک ازان کی آواز سنائی دیگی وفد کو اس قسم کا مینار تعمیر کرنے کے لئے کہا

نواب صاحب نے اپنے خیالات کے مطابق مسجد کا ایک نقشہ تیار کر کے پندرہ دن کے اندر ہم کو روانہ کرنے کا ارادہ فرمایا وعدہ کے مطابق جناب والا نے ایک رنگین نقشہ تیار کر کے بذریعہ مولوی ابوالحسن سید علی روانہ کیا اور یہ بھی کہا کہ ٹرسٹیان جامع مسجد نواب صاحب کے تیار کردہ نقشہ کو منظور فرمالیں تو اس کے تمام تعمیری نقشہ کو خود ہی تیار کر کے روانہ کریں گے۔

نواب صاحب موصوف نے مسجد کے نقشہ کو ملاحظہ فرمانے کے بعد ہمارے انجینئر رام چندر راؤ کو چند ترمیمات کرنے کے متعلق رائے دی اور یہ بھی کہا کہ ہم سب مولوی محمد فیاض الدین گورنمنٹ آرکیٹکٹ ٹون پلانگ انجینئر سے ضرور ملیں نواب صاحب نے اسی وقت

فیاض الدین صاحب کو بذریعہ ٹیلی فون ہماری آمد کی اطلاع دی اور مسجد کے تعمیری نقشہ کو ملاحظہ کر کے رائے دینے کے لئے کہا ہم دوسرے دن محمد فیاض الدین کی خدمت میں پہنچے آپ کو سرکاری مصروفیات رہنے کے باوجود ہمارے ساتھ نہایت ہی خندہ پیشانی سے ملتے رہے ہمارے تیار شدہ نقشہ پر رائے زنی کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کے حال میں جو بارہ ستون تعمیر ہونے والے ہیں ان کو بالکل نکال دینا چاہئے کیونکہ ستون کی تعمیر سے بہت زیادہ جگہ ضائع ہو جائیگی اس لئے ۱۰۰ اڑی لمبا اور ۴۵ اڑی چوڑا ہال بغیر ستون کے تعمیر کریں ڈوم کی تعمیر کے متعلق فرمایا کہ چھت کے ساتھ ہی آر سی سی کے بیم کھڑا کر کے تعمیر کر دیں تو بہتر ہوگا میناروں کے متعلق فرمایا کہ میناروں میں سیڑھیاں تعمیر کرنا مناسب نہیں ہوگا، مسٹر رام چندر راؤ نے میناروں پر چڑھنے کا لحاظ کرتے ہوئے میناروں کا جو نقشہ تعمیر کیا ہے وہ اچھا نہیں لگتا دوسری بات یہ ہے کہ مسجد کی لمبائی کا لحاظ کرتے ہوئے مجوزہ مینار جو نقشہ میں بتلائے گئے ہیں وہ بہت ہی موٹے ہیں ان کو باریک کر دینا چاہئے تا کہ خوشنما معلوم ہوں۔

مزید یہ بھی کہا کہ منبر و محراب مساجد میں جس طرح سے تعمیر کئے جا رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک نہیں کیونکہ ممبر کی تعمیر کی وجہ سے پہلی صف کی جگہ بیکار ہو جاتی ہے اس لئے محراب کے دونوں باز و محراب ہی کے شکل کے دو کمان تعمیر کر دیں ان محرابوں پر ایک خوبصورت آئینہ لگا دیں ایک کمان میں ممبر رکھ دیں وقت ضرورت ممبر کو باہر کھینچ لیں اور خطبہ کے بعد ممبر کو کمان میں ڈھکیل دیں اور دوسری کمان میں قرآن مجید وغیرہ رکھ سکتے ہیں اس طرح تعمیر کرنے سے مسجد کے اندرونی حصہ میں اسّی نمازی مزید نماز پڑھ سکتے ہیں مسجد کے سامنے جو کمان تعمیر ہونے والا تھا اسکے متعلق فرمایا کہ میناروں کو باریک کر کے تھوڑا اونچا تعمیر کرنا چاہئے باریک کرنے سے جو جگہ بچت ہوگی اس کو ہر ایک کمان میں بانٹ دیں اور بیچ کی بڑی کمان کو تھوڑی اونچی کر دیں تو مسجد بڑی ہی خوبصورت دکھائی دے گی۔

بیت الخلاء اور پیشاب خانہ رام چندر راؤ کے پلان کے مطابق مغربی جہت یعنی مسجد کے پیچھے کے حصّہ میں تعمیر کرنا تھا لیکن صاحب موصوف نے اس کو ناپسند کیا اور کہا کہ اس کے بجائے مشرقی جہت میں بڑی موری کے بازو زمین دوز بیت الخلاء تعمیر کریں اور یہ بھی کہا کہ یہ عمارت سطح زمین سے ڈیڑھ دو فٹ سے زیادہ اونچی نہ ہوں اور اس کے اطراف چمن لگا دیں اس سے خوبصورتی میں اضافہ ہوگا اس سے استنجا کی بدبو سے محفوظ رہ سکیں گے ہمارے نقشہ کی نقل اتار کر نیا نقشہ تیار کر کے روانہ کرنے کا وعدہ فرمایا

جامع مسجد کے مختلف نقشوں کو ٹرسٹیوں نے بغور ملاحظہ فرمایا اور متفقہ طور پر جناب فیاض الدین صاحب کے نقشہ کو منظور کیا گیا۔

اس مسجد کا تعمیری پلان 10 اکٹوبر 1945ء کو میونسپالٹی میں منظور ہوا تھا لیکن اس منظور شدہ پلان میں ٹرسٹیوں کی ترمیمات کی وجہ سے پلان بیکار ہو گیا اس ترمیم کے مطابق مسجد کا اندورنی ہال 40×80 کے بجائے 40×70 کر دیا گیا یہ دوسرا پلان 13 ستمبر 1947ء کو میونسپالٹی میں منظور کرایا گیا۔

پلان کی آخری منظوری کے بعد اس کی تعمیری کاروائی کا آغاز ہوا اکٹوبر 1947ء سے اکٹوبر 1949ء تک پتھر کی خریدی اور پتھر کا کام ہوتا رہا چنانچہ 11 اپریل 1949ء کو فاتحہ خوانی کے بعد بنیاد کی کھدائی کے لئے مزدوروں کو کام پر لگا دیا گیا کھدائی کے مکمل ہوتے ہی بنیاد ڈالنے کا کام شروع ہو گیا۔

بنیاد بڑی ہی مظبوط ڈالی گئی بنیاد کے کام کی تکمیل کے ساتھ ہی بیسمنٹ کا کام شروع کر دیا گیا جو 1951ء کے آخر تک جاری رہا بیسمنٹ کا کام پورا ہوتے ہی دیواروں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جانا چاہیئے تھا لیکن لکڑی کی چیزیں موجود نہیں تھیں اس لئے کام کو روکنا پڑا لکڑی کی خریدی کے سلسلے میں گورنمنٹ سے جنوری 1942ء ہی سے خط و کتابت کا سلسلہ چلتا رہا مگر خریدنے کا پرمٹ نہ ملنے کی وجہ سے لکڑی خرید نہیں سکے پرمٹ ملنے کے بعد جب لکڑی کی چیزیں بن کر تیار ہو گئیں تو دیواروں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا 1953ء کے

آخری میں 10 فٹ تک کی بلندی تک دیواریں تعمیر ہوگئیں۔

اس مرحلہ پر ستونوں کے نصب کرنے کی ضرورت تھی مگر مرمر کے ستون موجود نہیں تھے اس وجہ سے کام کو ٹھہرانا پڑا طویل خط و کتابت کے بعد ستون اپریل 1955ء کو حاصل ہوئے لیکن جب ستونوں کا جائزہ لیا گیا تو کام ادھورا ہی تھا گھسائی اور پالش کے بغیر ان کو روانہ کردیا گیا تھا بعض ستون کراک شدہ تھے پھر مکرانہ کی کمپنی والوں سے خط و کتابت کے بعد 27 جون 1955ء کو کمپنی والوں نے دو کاریگروں کو بنگلور بھیجا ان لوگوں کی آمد کے بعد گھسائی اور پالش کا کام مکمل ہوا اس کے بعد ان ستونوں کو کھڑا کردیا گیا۔

لیکن چند ہی دنوں میں ان ستونوں میں تڑخ آگئی جس کی وجہ سے ان ستونوں کو نکالنا پڑا پھر دوسرے ستونوں کو تیار کر کے لگایا گیا ان ستونوں کی تیاری کے دوران دروازے دریچوں کے فریم بنوائے گئے آئینے خریدے گئے اور ان آئینوں پر عربی عبارتیں آیتیں کلمات کو لکھایا گیا اور دیواروں کی تعمیر سے متعلق تمام چیزیں تیار کرالی گئیں۔

جامع مسجد ابھی زیر تعمیر ہے خیال یہ تھا کہ تکمیل کے بعد ہی اس میں نماز پنجگانہ کا اہتمام ہوسکے گا لیکن خدا کا فضل ہے کہ اس میں نماز پنجگانہ و جمعہ کا سلسلہ قائم ہوگیا اس کی ابتدا کا واقعہ بڑا ہی عجیب و غریب ہے جسے یہاں تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں 18 جولائی 1957ء کو شیخ الاسلام و شیخ الحدیث علامۂ وقت دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ شہر بنگلور میں رونق افروز تھے سکریٹری صاحب کو یہ خیال ہوا کہ حضرت والا سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی درخواست کی جائے سکریٹری صاحب کے اس خیال سے آپکے رفقاء نے بھی موافقت کا اظہار کیا اور حضرت سے گفتگو کرنے پر تمام احباب کا اتفاق ہوا سکریٹری صاحب حضرت والا کی خدمت میں پہونچے اور حضرت والا سے مؤدبانہ نماز جمعہ پڑھانے کی درخواست کی تو حضرت والا نے فرمایا کہ کیا تمہیں شریعت کا حکم بھی معلوم ہے؟ تو سکریٹری صاحب نے کہا کہ آپ فرمادیجئے تو حضرت نے فرمایا کہ ''مسئلہ یہ ہے کہ جس تعمیر نو مسجد میں نماز جمعہ باجماعت ادا کی جائے اسی وقت سے اس میں نماز پنجگانہ بھی شروع ہوجانی چاہئے'' تو سکریٹری صاحب نے کہا ''ایسا ہی ہوگا'' تو حضرت والا نے نماز جمعہ پڑھانا منظور کرلیا حضرت والا جمعہ کے دن ٹھیک 12.30 بجے رونق افروز ہوئے اگرچہ کہ شہر میں نماز جمعہ کی باقاعدہ ادائیگی کا اعلان تو نہیں کیا گیا تھا لیکن کثیر تعداد میں لوگ جمع ہوگئے تھے مسجد کی تمام جگہ مصلیوں سے بھری نظر آرہی تھی لوگوں کے اژدہام کی کیفیت یہ تھی کہ گویا کہ عید کی نماز پڑھی جارہی ہے لوگ پانچ سے ساتھ ہزار کی تعداد میں جمع ہوگئے تھے حضرت والا نے جمعہ کا خطبہ دیا اور خطبۂ جمعہ میں خاص طور پر جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کی فضیلت اور ثواب کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرمایا جس کا مصلیوں پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ حضرت والا کے خطاب کا نتیجہ ہر جمعہ میں لوگ کثرت سے آتے رہے حضرت والا کی دعا کا نتیجہ کہ اس نماز جمعہ کے بعد سے برابر نماز پنجگانہ شروع ہوگئی اور رمضان المبارک میں نماز تراویح کا بھی اہتمام کیا گیا۔ 31 اگست 1961ء میں ایک اجلاس ہوا جس میں سکریٹری صاحب نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں انکے آنکھوں کے مرض کی وجہ سے مسجد کے کاموں کو مکمل توجہ سے نہیں دیکھ سکتے تھے اس لئے ایک جائنٹ سکریٹری کے انتخاب و تقرر پر گفتگو ہوئی اور ایک خازن کے تقرر پر بھی گفتگو ہوئی تو بالاتفاق الحاج عطار سید حسین صاحب مالک میسور اگربتی کو بطور جائنٹ سکریٹری اور جناب محمد رحیم خلیلی صاحب شیرازی کو خازن کے عہدہ پر منتخب کیا گیا 7 دسمبر 1961ء کو خصوصی نشست بلائی گئی جامع مسجد و مسلم خیراتی فنڈ ٹرسٹ کا یہ اجلاس محترم صدر جناب عبدالواجد صاحب کے اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرما جانے پر تھا محترم مرحوم اس جامع مسجد کی بحیثیت صدر 26 سال کے طویل عرصہ تک خدمت کرتے رہے اللہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے ٹرسٹ کے نئے صدر کے انتخاب کے سلسلہ میں محمد عبدالجبار صاحب سکریٹری نے جناب محمود شریف صاحب کا اسم گرامی پیش کیا عطار سید حسین صاحب نے بھی تائید کی لیکن جناب محمود شریف صاحب نے اس اعزاز کو اظہارِ تشکر کے ساتھ فرمایا چونکہ میں میسور اسٹیٹ بورڈ آف وقفس کا صدر

ہوں اس لئے میں اس ٹرسٹ کا عہدیدار نہیں ہوسکتا، یہ ایک قانونی مجبوری کی وجہ سے وہ صدر کے عہدے کو قبول نہیں کئے۔

اس کے بعد جناب عطار سید حسین صاحب کا نام پیش ہوا اور وہ تمام ٹرسٹیوں کی رائے سے جامع مسجد و مسلم خیراتی فنڈ ٹرسٹ کے صدر منتخب ہوئے۔

مدراس کارپوریشن کے چیف انجینیر جناب حاجی محمد میران صاحب طویل انتظاری کے بعد تشریف لائے اور اس موقعہ پر مقامی انجینئر اصحاب بھی جمع ہوئے تمام انجینئر چھت کے کام کے متعلق تعمیری پلان اور نقشوں کا مطالعہ کیا اور ہر ایک پہلو پر باہمی متبادل خیالات کے ذریعہ غور وخوض فرمایا تعمیری پلان اور نقشہ جات کیا لکولیشن کے غور وملاحظہ کے بعد مسجد کی چھت کے اوپر تشریف لے جا کر سنٹرنگ اور لوہے کے نصب کردہ بیمس کا گہرائی سے ہر ایک کا معائنہ کیا یہ معائنہ تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے تک جاری رہا سنٹرنگ کے کام کے ٹھیک ہونے پر سب نے اطمینان کا اظہار فرمایا۔ حاجی محمد میران صاحب اور دیگر انجینئر کی متفقہ رائے سے مولڈنگ کا کام فوراً شروع کیا گیا چھت کی مولڈنگ کے ساتھ ہی ڈومس کا کام بھی فوراً شروع کیا گیا مولڈنگ کے مکمل ہونے تک محمد میران صاحب نے بنگلور ہی میں قیام فرمایا اور بذات خود کام کی نگرانی فرمائی۔

مسجد کی چھت کا کام مکمل ہوگیا تو سب نے مشاہدہ کیا اور کام کی تکمیل پر اللہ رب العزت کا شکریہ بجالایا پھر مسجد کے مغرب کی جانب دوکانات تعمیر کئے گئے۔

پھر اس ٹرسٹ کی رجسٹری میسور اسٹیٹ رجسٹریشن ریگولیشن 1904ء دفعہ 3 کے تحت بھی دفعہ 9 سے 1940ء میں ہوچکی ہے نیز میسور اسٹیٹ وقف بورڈ بنگلور میں مرکزی مسلم وقف ایکٹ 1904ء کے ماتحت اس مسجد اور اس کے تمام موجودہ املاک منقولہ کی پیمائش اور حدود اربعہ کی تفصیلات کے ساتھ مورخہ 7 ڈسمبر 1962ء میں ین، یم، ڈبلیو بی 20(1)62/26 باضابطہ رجسٹری کرادی گئی اب جبکہ اس مسجد کی تعمیر تقریباً مکمل ہوچکی ہے اور فریضہ عبادت کی ادائیگی کے لئے اس کے دروازے تمام مسلمانوں پر کھل چکے ہیں اور آمدنی کے ذرائع مہیا کرنے والی جائیدادیں بھی ٹرسٹ کی ملکیت میں شامل ہوچکی ہیں ان جائیدادوں کی توسیع کے ساتھ ساتھ مزید اوقاف کے وصول کے امکانات بھی متوقع ہیں۔

اب جبکہ یہ ٹرسٹ ایک مستحکم اور منظّم دینی اور مذہبی ادارہ کا مرتبہ حاصل کرچکا ہے ضرورت ہوئی کہ ان ابتدائی قواعد پر جو اقرار نامۂ وقف میں مندرج ہیں نظر ثانی کی جائے اور ایسے قواعد وضوابط وضع ومرتب کئے جائیں جو وقت کے تقاضے اور ٹرسٹ کی کاروباری ضرورتوں کا ساتھ دے سکیں اس بناء پر ٹرسٹ بورڈ کے اجلاس 16 اکٹوبر 1963ء میں منظور شدہ قرارداد کے ذریعہ ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ موجودہ قواعد پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک جدید دستور العمل مرتب کرے یہ سب کمیٹی مندرجہ ذیل ٹرسٹیوں پر مشتمل تھی

۱) جناب الحاج عطار سید حسین صاحب صدر ٹرسٹ بورڈ

۲) جناب عبدالسمیع خلیل صاحب بی، اے یل

۳) جناب الحاج جے۔ محمد عزیز اللہ صاحب ٹمبر مرچنٹ

۴) جناب الحاج محمد عبدالجبار صاحب سکریٹری

حسب قرارداد اس سب کمیٹی نے غور وخوض اور کد وکاوش اور عرق ریزی کے ساتھ اس دستور العمل کو وضع اور مرتب کیا ہے اس دستور العمل کی ایک ایک دفعہ پر ٹرسٹ بورڈ کے اجلاس 20 فروری 1965ء میں غور وخوض اور کافی تبادلۂ خیالات کے بعد بالاتفاق منظور کیا اور بالاتفاق قرار پایا کہ یہ جدید ''دستور العمل "21 فروری 1965ء کے نافذ اور قابل عمل ہوگا اور ابتدائی قواعد مندرجہ اقرار نامۂ وقف

رجسٹرڈ 1935ء منسوخ اور نا قابل عمل متصور ہونگے۔

ٹرسٹ بورڈ کو اختیار ہوگا کہ اس دستور العمل کا انگریزی یا ملکی زبان میں ترجمہ کرائے اور کتابی صورت میں ہر دو زبان میں طبع کرائے اور میسور اسٹیٹ وقف بورڈ میں اس دستور العمل کو رجسٹر کرادے۔

جدید دستور العمل

دفعہ 1 نام : جامع مسجد اور مسلم چاریٹیبل فنڈ ٹرسٹ بنگلور 2 ہوگا

دفعہ 2 آفس: سلور جوبلی پارک روڈ بنگلور 2 میں ہوگی

دفعہ 3: اس جامع مسجد میں ہر مسلمان کو بلا عقائد و بلا امتیاز مسلک نماز ادا کرنے کا حق ہوگا لیکن مسجد اور ٹرسٹ کے انتظامی معاملات میں سوائے بورڈ آف ٹرسٹ کے کسی اور کو مداخلت کرنے کا حق نہ ہوگا۔

دفعہ 4: مسجد کی امامت اور خطابت پر ہمیشہ ان اصحاب ہی کو مامور و مقرر کیا جاسکے گا جو اہل سنت والجماعت اور حنفی مذہب کے مقلد اور پیرو ہونگے۔

دفعہ 5 نظام محل: مسجد اور اس کے املاک منقولہ و غیر منقولہ کا اہتمام و انتظام ایک منتخب نمائندہ جماعت کے ہاتھ میں ہوگا جو بورڈ آف ٹرسٹیز کے نام سے موسوم ہوگی۔

دفعہ 6: جامع مسجد مثلث قطعۂ زمین واقع بی عثمان خان روڈ، دیگر املاک غیر منقولہ، جو موجودہ اور وہ سب املاک اور جائیدادیں جو آئندہ تعمیر کی جائینگی، خریدی جائینگی اور بطور وقف یا ہبہ حاصل ہونگی بورڈ آف ٹرسٹیز کی ملکیت متصور ہونگی۔

دفعہ 7 وقف کے اسلامی قانون کے مطابق ٹرسٹ کی کسی بھی جائیداد غیر منقولہ کو جو تعمیر کی گئی یا خریدی گئی۔ یا بطور وقف یا ہبہ حاصل کی گئی ہو، فروخت کرنے اور رہن رکھنے کا بورڈ آف ٹرسٹیز کو کسی وقت اور کسی بھی حالت میں اختیار نہ ہوگا۔

دفعہ 8 ٹرسٹ بورڈ کے فرائض واختیارات

(۱) مسجد میں پنجوقتہ اذان، اقامت و جماعت، تراویح، اور عیدین کی نمازوں کا اہتمام و انتظام کرنا۔ اور مصلیانِ مسجد کی ضرورتوں پر توجہ دینا اور واجبی سہولتیں مہیا کرنا۔

(۲) مسجد اور ٹرسٹ کی تمام جائیداد اور املاک منقولہ و غیر منقولہ کی حفاظت ونگہداشت کرنا۔ آمدنی کی توسیع کے لئے غور وفکر کے ساتھ موثر اور مستقل ذرائع فراہم کرنے کی کوشش کرنا۔

(۳) ٹرسٹ کی زمینات، دکانات، اور جائیدادوں کا کرایہ مقرر کرنا۔ اور شرائط کرایہ طے کرنا، کم یا زیادہ مدت کے لئے کرایہ پر دی جانیوالی کسی بھی جائیداد کا اگرمنٹ بورڈ آف ٹرسٹیز کی منظوری کے بغیر مستند تصور نہ ہوگا۔

(۴) بعض خاص حالات میں جبکہ بصورت تاخیر ٹرسٹ کے مفاد کے متاثر ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو صدر اور خازن کے مشورہ اور اتفاق رائے کے بعد سکریٹری کسی دکان، یا ملکیت کا کرایہ طے کر کے کرایہ پر دے سکتا ہے یہ لازمی ہوگا کہ اس کرایہ داری کی منظوری اور تصدیق بورڈ آف ٹرسٹیز سے اسکے آئندہ ہونے والے اولین اجلاس میں حاصل کر لی جائے گی۔

دفعہ 9 مالی انتظام

(۱) ٹرسٹ کی آمدنی دو قسم کی ہوگی

(الف) کرایہ جات املاک غیر منقولہ

(ب) عطیہ جات عام وخاص

(۲) کرایہ جات کی آمدنی اور عام عطیہ جات کی رقوم مسجد کی ہر ایک ضرورت مثلاً تزئین وآرائش، تعمیر ومرمت، حفاظت ونگہداشت اصلاحِ املاک واوقاف اور حفاظت وصیانت، سرکاری ٹیکسوں کی ادائیگی، ضروریات مسجد ومصلیاں، عملہ مسجد اور ملازمین ٹرسٹ کے معاوضات اور تنخواہوں پر صرف کی جاسکیں گی۔

(۳) عطیہ جات خاص صرف انہیں امور پر صرف کئے جاسکیں گے جن کے لئے مصلیوں نے صراحتاً ہدایت کی ہو۔

(۴) بورڈ آف ٹرسٹیز کو اختیار ہوگا کہ کرایہ اور عام عطیہ جات کی آمدنی میں سے ایک حصہ دوسرے قومی اور مذہبی امور کی انجام دہی کے لئے مخصوص ومتعین کریں۔

(۵) بورڈ آف ٹرسٹیز کو اختیار ہوگا کہ اختتام سال پر جو خالص نقد بچت ہو اسکا 25% حصہ محفوظ سرمایہ کے طور پر الگ کریں اور اس رقم کو محفوظ سرمایہ کے نام سے بینک میں جمع کرے

(۶) یہ محفوظ سرمایہ کسی شدید اور ناگریز ضرورت کے پیش آجانے پر بطور امانت لیکر استعمال میں لایا جاسکے گا بشرطیکہ بورڈ کے اجلاس میں دو تہائی ارکان کی تعداد کی تائید کے اس فنڈ سے بطور قرض روپیہ لیکر استعمال کرنے کے حق میں قرارداد میں منظور ہو

(۷) یہ بھی لازمی ہوگا کہ محفوظ سرمایہ سے بطور قرض لی ہوئی رقم اسی فنڈ میں بسہولت واپس جمع کردی جائے۔

دفعہ ۱۰ بورڈ آف ٹرسٹیز کی تشکیل

(۱) بورڈ آف ٹرسٹیز کے ارکان کی تعداد ۲۵ ہوگی جو بنگلور کے قومی اداروں اور مسلم جماعتوں کے نمائندوں اور مسلمانان معسکر وبنگلور کے مقتدر ذی اثر اصحاب پر مشتمل ہوگی۔ یہ تعداد قطعی ہوگی جس کو گھٹانے یا بڑھانے کا اختیار نہ ہوگا۔

(۲) بورڈ آف ٹرسٹیز میں جن قومی اداروں اور مسلم جماعتوں کو جس تعداد میں اپنے ارکان بطور نمائندہ منتخب یا نامزد کر کے بھیجنے کا حق ہوگا انکی تفصیل یہ ہے۔

1	مجلس ملیہ اسلامیہ بنگلورسٹی	۶ نمائندے (صدر، سکریٹری ۴ اراکین مجلس)
2	سنٹرل محمڈن اسوسی ایشن بنگلورسٹی	۳ نمائندے صدر، سکریٹری (رکن انجمن)
3	جماعت تاجران آہن بی عثمان خان روڈ	۱
4	جماعت چوبینہ بمبو بازار	۱
5	جماعت لبابین صاحبان بنگلورسٹی	۱
6	جماعت لبابین صاحبان معسکر	۱
7	جماعت حالائی میمن صاحبان تاجران پارچہ واجناس	۱
8	جمیعتہ القریش بنگلورسٹی	۱
9	جماعت شعیہ صاحبان بنگلور	۱
10	جماعت تاجران عطر بنگلور	۱
11	جماعت تاجران کاٹن بنگلور	۱
12	جماعت ٹیپونگر صاحبان بنگلور	۱

13 جماعت مسلم تاجران نیو مارکیٹ بنگلورسٹی ۱

14 مسلمانان معسکر بنگلورسٹی ۵

مجلس ملیہ اسلامیہ بنگلور کے نمائندے جناب عبدالجبار صاحب اس جامع مسجد کے بانی اور معمار ہونیکی حیثیت سے اس بورڈ آف ٹرسٹیز کے لائف ممبر متصور ہونگے۔

(۳) مسلمانان معسکر و بنگلور کے ۵ نمائندوں کا انتخاب نئے منتخب شدہ ٹرسٹیوں کے اس اجلاس میں کیا جائیگا۔

جو دفعہ ۱۴ "۲" کے ماتحت منعقد ہوگا اور اس امر کو ملحوظ رکھا جائے گا کہ یہ اصحاب مخیّر، ذی اثر، ذی علم اور صاحب الرائے ہوں۔

(۴) بورڈ آف ٹرسٹیز کی مدتِ کارکردگی پانچ سال ہوگی ہر پانچویں سال کے اختتام پر بورڈ کی از سرِ نو تشکیل کی جانی لازمی ہوگی۔

(۵) بورڈ کی جدید تشکیل کے لئے درج ذیل طریق کار اختیار کیا جائے گا۔

الف: سکریٹری ان تمام قومی اداروں اور مسلم جماعتوں کو جن کو اس بورڈ آف ٹرسٹیز میں حسب دفعہ ۱۰ "۲" حق نمائندگی حاصل ہے اختتام مدت کی تحریری اطلاع دے گا۔

ب: اور بذریعہ تحریر درخواست کرے گا کہ آئندہ ۵ سال کے لئے اپنے نمائندوں کو منتخب یا نامزد کر کے یا موجودہ اصحاب کی مدت نمائندگی میں ۵ سال کی توسیع کر کے مقررہ تاریخ کے اندر جو درخواست میں بیان کی گئی ہے بذریعہ تحریر سکریٹری کو اطلاع دیں۔

ج: جن اداروں اور جماعتوں کی جانب سے مقررہ مدت کے اندر نئے نمائندوں کے انتخاب نامزدگی یا موجودہ اصحاب کی توسیع مدت کو تحریری اطلاع مل جائیگی یہ سب اصحاب آئندہ ۵ سالوں کے لئے منتخب شدہ ٹرسٹی قرار پائیں گے۔

جو ادارے اور جماعتیں سکریٹری کی درخواست پر توجہ نہ دیں اور مقررہ تاریخ تک کسی امر کی تحریری اطلاع نہ دیں تو ان کو دوبارہ ۱۵ دن کی مہلت کے ساتھ تحریری یاددہانی کرنی ضروری ہوگی۔

ہ: اس یاددہانی کے باوجود جو ادارے اور جماعتیں مقررہ مدت کے اندر اپنے نمائندوں کے انتخاب نامزدگی یا توسیع مدت کی تحریری اطلاع نہ دیں تو یہ متصور ہوگا کہ وہ ادارے اور جماعتیں جامع مسجد ٹرسٹ کے ساتھ وابستہ رہنا پسند نہیں کرتی ہیں۔

(۶) اس صورت حال کے پیش نظر بورڈ آف ٹرسٹیز کو اختیار ہوگا کہ وہ ان اداروں یا جماعتوں کے حق نمائندگی کو بحال رکھتے ہوئے اپنے طور پر ان اداروں اور جماعتوں سے متعلق افراد میں سے جس کسی کو مناسب خیال کریں منتخب کریں۔ یا ان اداروں یا جماعتوں کے حق نمائندگی ہی کو کالعدم قرار دیدے۔ بشرط یہ کہ ٹرسٹ کے دو تہائی ارکان اس کارروائی کی حمایت کریں۔

(۷) دفعہ ۱۰ "۶" کے تحت جو اسامیاں خالی ہونگی۔ وہ مسلمانانِ معسکر وسٹی کے نمائندگان کی تعداد میں اضافہ کے ذریعہ پر کر لی جاسکیں گی۔

دفعہ ۱۱ عہدہ داران

بورڈ آف ٹرسٹیز کے حسبِ ذیل اعزازی عہدیدار ہونگے۔ جو ٹرسٹیوں میں ہی سے منتخب کئے جائیں گے۔

صدر ۱

نائب صدر ۱

معتمد ۱

مددگار معتمد ۱

خازن ۱

آڈیٹر ۱

دفعہ 12 فرائض عہدیداران

(۱) صدر:- ٹرسٹ سے تعلق رکھنے والے تمام معاملات اور انتظامات پر نگرانی رکھے گا۔ تمام جلسوں کی صدارت کرے گا۔ اور مجلس آئین و آداب کی نگہداشت کریگا۔

(الف) بینک سے روپیہ نکالنے کے لئے چکوں پر دستخط کرنا۔ اور ٹرسٹ کی کسی مِلک کو کسی خاص حالات میں فوری طور پر کرایہ پر دینے کے معاملے میں سکریٹری کی راہنمائی کرنا بھی صدر کے فرائض میں داخل ہوگا۔

(ب) صدر، نائب صدر، دونوں کی غیر موجودگی میں حاضرینِ جلسہ اپنے میں سے کسی ایک کو صدر جلسہ بنالیں گے۔

(۲) معتمد:- (۱) ٹرسٹ بورڈ کے معمولی، غیر معمولی اور سالانہ جلسوں کو بروقت منعقد کرنا۔ جلسوں کی روئدادوں کو صحت کے ساتھ قلم بند کرنا۔ ٹرسٹ بورڈ کے حسابات آمد خرچ کو صحت کے ساتھ رکھنا، انٹرنل آڈیٹر سے اور بعد میں کسی سند یافتہ آڈیٹر جسے بورڈ منتخب کرے آڈٹ کرانا۔

(۲) ٹرسٹ بورڈ کے فیصلوں کو عمل میں لانا تمام قسم کی دستاویزات کی حفاظت و نگہداشت کرنا اور اچھی حالت میں محفوظ رکھنا۔

(۳) ٹرسٹیوں کی جانب سے موصول شدہ مراسلوں، تجویزوں، اور تحریکوں کو ضابطہ کے ساتھ جلسوں کے ایجنڈے میں شامل کر کے ٹرسٹ بورڈ کے جلسوں میں پیش کرنا۔

(۴) مسجد کی زیر تکمیل عمارات کی تعمیر کی تکمیل میں کوشاں رہنا۔ املاک غیر منقولہ کی مرمت وغیرہ امور کو انجام دینا، کرایہ جات املاک کی وصولی کا معقول اور اطمینان بخش انتظام کرنا۔

(۵) عملہ مسجد کے فرائض مفوضہ کی نگرانی کرنا۔ اقامت صلوٰۃ، تراویح، اور عیدین کی نمازوں کا اہتمام کرنا۔ اور مصلیوں کے جائز، ضروری، اور مناسب ضروریات کے مہیّا کرنے پر توجہ دینا۔

(۶) مسجد اور ٹرسٹ کے تمام ملازمین کو مقرر کرنا۔ ان سے کام لینا، کام میں غفلت برتنے یا کوتاہی سرزد ہونے پر تنبیہ کرنا۔ جرمانہ ڈالنا، معطل یا معزول کرنا۔ تنخواہوں کو وقت پر ادا کرنا۔ بیماری یا کسی خاص ضرورت کی بنا پر ملازمین کی چھٹّی کی درخواستوں کو منظور یا مسترد کرنا۔

(۷) املاک غیر منقولہ کی خریدی اور کرایہ داروں کی اگریمنٹوں پر ٹرسٹ کی منظوری کے ساتھ دستخط کرنا اور تمام عدالتی مقدمات میں جو ٹرسٹ بورڈ کی جانب سے دائر کئے جائیں اور جو ٹرسٹ پر دائر کئے گئے ہوں۔ مدعی اور مدعی علیہ کے فرائض انجام دینا۔

(۸) کرایہ پر دی ہوئی املاک میں سے اگر کوئی مِلک خالی ہو جائے اور اس مِلک کو فوری طور پر کرایہ پر دیدینا ٹرسٹ کے مفاد کے حق میں بہتر ہو تو سکریٹری کو اختیار ہوگا کہ وہ صدر اور خازن کے مشورہ اور اتفاق رائے کے ساتھ کرایہ اور دیگر شرائط طے کر کے یہ مِلک کرایہ پر دیدے۔

(۹) سکریٹری کی حیثیت اکزی کیٹیو آفیسر کی ہوگی، ٹرسٹ بورڈ کے جملہ نظم و نسق پر سکریٹری کو کامل اختیارات حاصل رہیں گے اور وہ ہر ایک معاملے کے لئے جوابدہ متصور ہوگا۔

(۱۰) روزمرہ کی ضروریات کی کفالت کے لئے ہر وقت -/200 روپئے اپنے پاس رکھنے کا سکریٹری مجاز ہوگا۔

(۱۱) ٹرسٹ بورڈ سے متعلق تمام خط وکتابت سکریٹری کے نام سے اور سکریٹری کی معرفت سے ہوگی۔

سکریٹری کی شہر میں غیر موجودگی کی صورت میں سکریٹری کی تحریری اجازت کے ساتھ مددگار معتمد وہ تمام فرائض انجام دے گا۔ جو معتمد کے فرائض میں بیان کئے گئے ہیں۔

3۔خازن :- خازن کا فرض ہوگا کہ وہ ٹرسٹ بورڈ کی مالیات اور آمد وخرچ پر نگرانی رکھے، کرایہ جات کی وصولی کے انتظام میں معتمد کی معاونت کرے، ٹرسٹ بورڈ کے حسابات کی صحت وصفائی پر نظر رکھے، اور وقتاً فوقتاً حساب کے دفاتر اور انکے اندراجات کی دیکھ بھال کرے۔

(۲) بل کلکٹروں سے کرایہ جات کا روپیہ حاصل کرے کرایہ اور عطیہ جات کی رسیدیں اپنے دستخط کے ساتھ بروقت جاری کرے۔

(۳) ٹرسٹ کی آمدنیات کا تمام روپیہ ٹرسٹ بورڈ کی منظور کردہ بینک میں" جامع مسجد ومسلم چاریٹیبل فنڈ ٹرسٹ " کے نام سے جمع کرے۔

(۴) بنک سے روپیہ نکالنے کے لئے چکوں پر صدر اور خازن کے مشترکہ دستخطوں کا ہونا لازمی ہوگا۔

(۵) ٹرسٹ کے مالیات اور انتظامی امور میں اور ٹرسٹ کی ملک کو خاص حالات میں فوری طور پر کرایہ پر دینے کے معاملہ میں مفید مشورے دینا۔

4 آڈیٹر

(۱) آڈیٹر کا عہدہ موقتی ہوگا۔ اور اسکا انتخاب ہر دو ماہ میں ایک بار ٹرسٹ بورڈ کے اجلاس میں ہوا کریگا۔ جو انٹرنل آڈیٹر کہلائے گا۔

(۲) ایک ہی موزوں شخص کا ایک سے زاید مرتبہ بھی انتخاب کیا جاسکے گا۔

(۳) انٹرنل آڈیٹر کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے زمانہ عہدہ داری میں ٹرسٹ بورڈ کے ماہانہ حسابات آمد وخرچ کی تنقیح کرے اور اپنی رپورٹ پیش کرے۔

(۴) ٹرسٹ بورڈ کے اجلاس میں انٹرنل آڈیٹر سے آڈِٹ کئے ہوئے حسابات ہی پیش کئے جاسکیں گے۔

(۵) ٹرسٹ بورڈ کے اجلاس میں پیش ہونیوالے حسابات کے گوشواروں پر آڈیٹر کے ساتھ سکریٹری اور خازن کا دستخط ہونا ضروری ہوگا۔

(۶) سال میں ایک بار یہ ضروری ہوگا کہ پورے سال بھر کے حسابات کسی سند یافتہ آڈیٹر سے آڈِٹ کرائے جائیں۔ سند یافتہ آڈیٹر کا انتخاب ٹرسٹ بورڈ کے اجلاس میں کثرت آراء سے ہوگا۔

دفعہ13 فرائض ٹرسٹیان

(۱) ہر ایک ٹرسٹی کا فرض ہوگا کہ ٹرسٹ کے مقاصد کی تکمیل اور مفادات کی حفاظت ونگہداشت میں اخلاص مندی کے ساتھ حصہ لے، ٹرسٹ بورڈ کے جلسوں میں پابندی کے ساتھ شرکت کرے اور اپنی مفید اور صائب الرائے کا اظہار کرے۔

(۲) ہر ایک ٹرسٹی کو حق ہوگا کہ ٹرسٹ بورڈ کے کسی بھی عہدہ کے لئے امیدوار بنے اور کسی بھی عہدہ کے لئے کسی دوسرے ٹرسٹی کے نام کی تحریک وتائید کرے، اور آزادی کے ساتھ اپنے ووٹ کا حق استعمال کرے۔

(۴) ہر ایک ٹرسٹی کو حق ہوگا کہ ٹرسٹ بورڈ کے جلسوں میں زیر بحث معاملات پر پوری آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ جو امور کثرتِ رائے سے طے پا جائیں ان کے ساتھ اتفاق کرنا اور انکی تکمیل میں تعاون کرنا ہر ایک ٹرسٹی کا اخلاقی فرض ہوگا۔

(۵) ہر ایک ٹرسٹی کو حق ہوگا کہ وہ سکریٹری کی اجازت کے ساتھ ٹرسٹ کے حسابات کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرے۔

انتخابات

(۱) ہر پانچویں سال کے آخری مہینے کے دوسرے ہفتہ میں نئے ٹرسٹ بورڈ کی تشکیل کی غرض سے انتخابی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں دفعہ 10(۴) کے مطابق جو اصحاب ٹرسٹی قرار پا چکے ہیں وہ اور عہدیداران شریک ہونگے۔

(۲) اس انتخابی جلسہ میں دفعہ 10(۵) کے ماتحت ان قومی اداروں اور جماعتوں کے نمائندوں کا انتخاب کیا جائیگا جنہوں نے دفعہ 10(۲) و(۳) کے منشاء کی تعمیل نہیں کی۔ نیز دفعہ 10(۳) کے ماتحت مسلمانان معسکر و بنگلور کے نمائندوں کا انتخاب عمل میں لاکر ٹرسٹ بورڈ کے ارکان کی قانونی تعداد (۲۵) پوری کر لی جائے گی۔

(۳) اس انتخابی جلسہ میں عہدیداروں کے علاوہ نئے منتخب شدہ ٹرسٹیوں کی دو تہائی تعداد میں حاضری لازمی ہوگی۔

(۴) دوسرا انتخابی جلسہ پانچویں سال کے آخری مہینے کے آخری ہفتہ میں آئندہ ۵ سال کے لئے نئے عہدیداروں کے انتخاب کے لئے منعقد ہوگا۔ جس میں تمام نئے منتخب و نامزد ٹرسٹیان شریک ہونگے اور نئے عہدیداروں کا انتخاب کرینگے۔ اس جلسہ میں بھی نئے منتخب شدہ ٹرسٹیوں کی دو تہائی تعداد میں حاضری لازمی ہوگی۔

(۵) اس جلسہ میں قدیم عہدیدار جو آئندہ کیلئے ٹرسٹی منتخب نہ ہوئے ہوں کوئی حصہ نہیں لے سکیں گے۔ (۲۵) دفعہ 4 (۱) و(۴) کے تحت ٹرسٹیوں اور عہدیداروں کا انتخاب اس طرح عمل میں لایا جائیگا کہ حاضرین جلسہ میں سے کوئی ایک ٹرسٹی کسی دوسرے ٹرسٹ کا نام ٹرسٹی یا عہدے کے لئے پیش کرے گا، دوسرا کوئی حاضر ٹرسٹی اس تحریک کی تائید کرے گا۔ ہر ایک تحریک کردہ نام کی علیٰحدہ علیٰحدہ تائید کی جائیگی۔

ہر ایک ٹرسٹی کو یکے بعد دیگرے ایک سے زیادہ ناموں کی تحریک و تائید کرنے کا حق ہوگا۔

ٹرسٹی یا جس کسی عہدہ کیلئے جتنے افراد کے ناموں کی تحریک کی تائید کی گئی ہو یہ سب افراد اس منصب کے لئے امیدوار قرار پائینگے۔ اور ووٹ کے ذریعہ انتخاب عمل میں لایا جائیگا۔

ایک ایک ٹرسٹی یا عہدیدار کے انتخاب کے بعد رائے شماری ہوگی اور رائے شماری کے نتیجہ کا اعلان اسی وقت کر دیا جائیگا۔

(۶) دفعہ 10(۶) کے منشاء کی تعمیل میں کسی ادارے یا جماعت کے حق نمائندگی کو کالعدم قرار دینے کی کارروائی باضابطہ متصور نہ ہوگی۔ اگر اس معاملے کو ایجنڈے میں واضح طور پر شامل نہ کیا گیا ہو اور جلسہ کے اندر " کالعدم قرار دینے" کی تحریک اور تائید نہ کی گئی ہو۔ اس جلسہ میں تین چوتھائی ٹرسٹیوں کی حاضری لازمی ہوگی۔

جلسہائے انتظامی

(۱) ٹرسٹ بورڈ کا معمولی اجلاس ہر دو مہینوں میں ایک مرتبہ لازماً منعقد ہوگا جس میں گذشتہ اجلاس کی روئداد اور ماہی حسابات، مراسلات، تجاویز اور تمام فیصلے طلب معاملات پیش ہونگے۔

(۲) ٹرسٹ بورڈ کا خصوصی اجلاس سات ٹرسٹیوں کی تحریری درخواست پر طلب کیا جائے گا۔ اس خصوصی اجلاس میں صرف اس معاملہ پر ہی کارروائی کی جاسکے گی جس کے لئے یہ اجلاس طلب کیا گیا ہو۔

دفعہ 16 اطلاع و ایجنڈا

(۱) ہر ایک معمولی جلسہ کی تحریری اطلاع ایجنڈے کے ساتھ پانچ دن پیشتر دی جائے گی۔

(۲) ہر ایک غیر معمولی اجلاس کی تحریری اطلاع ایجنڈے کے ساتھ تین دن پہلے دی جائیگی۔

(۳) ہر ایک خصوصی اجلاس کی تحریری اطلاع غرض وغایت جلسہ کی وضاحت کے سات دن قبل دی جائے گی۔

(۴) دفعہ ۱۰(۲) و(۴) کے انتخابی جلسوں کی تحریری اطلاع تفصیل ابواب کے ساتھ دس دن پیشتر دی جائیگی۔

(۵) ہر ایک جلسہ میں انہی معاملات ومسائل پر غور و بحث اور فیصلے کئے جاسکیں گے، جو واضح طور پر ایجنڈے میں شامل کئے گئے ہوں۔

(۶) البتہ کسی اہم اور فوری معاملہ پر جو تر سیل ایجنڈے کے بعد پیش آ گیا ہو، حاضرینِ اجلاس کی کثرتِ رائے سے غور و بحث اور فیصلہ کیا جاسکے گا۔

دفعہ17 کورم

(۱) ان جلسوں کے سوا جن حاضرین کی تعداد اس دستور العمل میں متعین ہو چکی ہے۔

ہر معمولی دوماہی جلسہ کا کورم ۶ ہوگا۔

ہر غیر معمولی جلسہ کا کورم ۵ ہوگا۔

ہر خصوصی اجلاس کا کورم ۱۰ ہوگا۔

(۲) وقتِ مقررہ سے آدھ گھنٹہ تک کورم پورا نہ ہو تو ہر ایک جلسہ بغیر کسی کارروائی کے ملتوی قرار پائے گا۔

(۳) کسی بھی ملتوی اجلاس کے لئے دوبارہ منعقد ہونے کی صورت میں کورم کی قید نہ ہوگی۔

(۴) ملتوی جلسہ کے دوبارہ منعقد ہونے پر اسکی تحریری اطلاع ایجنڈے کے ساتھ تین دن قبل دینا ضروری ہوگا۔

دفعہ 18 ووٹ اور فیصلے

(۱) جلسوں میں پیش شدہ تمام امور کا فیصلہ کثرت آرا سے ہوگا۔

دفعہ 19 استعفاء واخراج

(۱) بورڈ کے ہر ایک ٹرسٹی کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے کسی عذر، مجبوری اور ناگزیر وجہ کی بنا پر سکریٹری کو تحریری استفاء دیکر ٹرسٹی شپ سے علٰحدہ ہو جائے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ادارہ یا جماعت کو بھی جس کا وہ نمائندہ ہے اپنے استعفاء کی اطلاع دیدے۔

(۲) بورڈ کا کوئی ٹرسٹی یا عہدہ دار اس وقت تک مستعفی متصور نہ ہوگا جب تک ٹرسٹ بورڈ اس کا استعفیٰ منظور اور اس کی ذمہ داریوں کا جائزہ حاصل نہ کرلے۔

(۳) جو رکن ٹرسٹ بورڈ کے مسلسل تین معمولی جلسوں میں بلا کسی معقول عذر کے شرکت نہ کرے تو سکریٹری اس ادارہ یا جماعت کو جس کا وہ نمائندہ ہے اس رکن کی مسلسل غیر حاضری اور ٹرسٹ کے مقاصد سے دلچسپی نہ رکھنے کی تحریری اطلاع دے گا۔

(۴) سکریٹری کے توجہ دلانے کے باوجود اگر یہ رکن جلسوں میں حاضری نہ دے اور متعلقہ ادارہ یا جماعت بھی اس بارے میں کوئی مناسب کارروائی نہ کرے تو ٹرسٹ بورڈ کو اختیار ہوگا کہ اس کے معاملہ پر اپنے اجلاس میں غور کرے اگر مناسب خیال کرے تو اسکے خلاف دفعہ ۱۰(۶) میں بیان کردہ طریق کار کو عمل میں لائے۔

(۵) اگر بورڈ کے ممبروں کی اکثریت کی رائے میں کسی عہدہ داری یا رکنیت سے ٹرسٹ کے مقاصد کو نقصان پہنچ رہا ہے یا پہنچنے کا اندیشہ ہو تو سکریٹری اس عہدہ دار یا رکن کو بذریعہ تحریر ان الزامات سے جو اس پر عائد ہو سکتے ہیں مطلع کر کے مدت معینہ کے اندر صفائی

طلب کرے گا۔اور صفائی میں جو بیان موصول ہوگا اس پر ٹرسٹ بورڈ کے جلسہ میں غور و بحث اور فیصلہ کیا جائیگا جو قطعی اور قابل عمل ہوگا۔

دفعہ 20 متفرقات

(۱) ٹرسٹ کی املاک غیر منقولہ کی تمام دستاویزات، قانونی تمسکات، رجسٹریشن سرٹیفکٹس، کرایہ داروں کے اقرار نامے اور عدالتی فیصلہ جات، وغیرہ ٹرسٹ بورڈ کی آفس میں ایرن سیف میں مقفل اور محفوظ رکھے جائیں گے، اور یہ سب چیزیں صدر یا سکریٹری کے قبضہ و سپردگی میں رہیں گی۔

(۲) ٹرسٹ بورڈ کے حساب کے دفتر، کتاب روئدادِ اجلاس سرکاری غیر سرکاری مراسلات کے فائلس مطبوعہ رپورٹیں رسائدِ کرایہ وعطیہ جات، لیٹر ہیڈ، ربراسٹامپس، بینک پاس بک اور چک کونٹر، فائلس وغیرہ ٹرسٹ بورڈ کی آفس میں سکریٹری کی نگرانی میں رہیں گے۔

(۳) ٹرسٹ کے مفاد کے تحفظ کی خاطر بشرطِ ضرورت ٹرسٹ بورڈ کی پانچ سالہ جدید تشکیل کی کارروائی کو مقررہ مدت کے بعد بھی باوجود مزید ایک سال تک ملتوی کرنے کا ٹرسٹ بورڈ کو اختیار رہوگا بشرطیکہ ٹرسٹ بورڈ اپنے اجلاس میں اس استوار کے حق میں قرارداد منظور کرے۔

ٹرسٹ کے مقاصد کے حصول اور مفادات کے مؤثر تحفظ کے لئے اس دستور العمل میں حسب ضرورت ترمیم اور نئے قواعد وضوابط وضع کرے۔ نیز کرایہ داران ملازمین کے فرائض اور نظام العمل میں باقاعدگی نظم وضبط پیدا کرنے کی خاطر (ضمنی قوانین) بنائے اور نافذ کرے۔

(۵) اس امر کی پابندی ضروری متصور ہوگی کہ ہر پانچ سال کے اختتام پر ٹرسٹ بورڈ کے حسابات اور خرچ اور اپنی کارگذاریوں کی رپورٹ طبع اور شائع کیا کرے۔

(۶) ٹرسٹ کی املاک کے کرایہ داروں کے خلاف کرایہ کے بقایا کی اصولی کے لئے یا املاک خالی کرانے کے لئے نوٹیسیں جاری کرنے اور عدالتوں میں مقدمات دائر کرنے، مقدمات کی پیروی کے لئے وکلاء کو منتخب ومقرر کرنے کا اختیار سکریٹری کو حاصل رہے گا۔

(۷) (الف) بینک سے جامع مسجد ومسلم چاریٹیبل فنڈ ٹرسٹ، کے اکاؤنٹ سے روپیہ نکالنے کے لئے صدر اور خازن کے مشترکہ دستخط ہونے لازمی ہونگے۔

(ب) خاص ضرورتوں اور مصلحتوں کی بنا پر ایک بینک یا کئی بینکوں میں علیٰحدہ علیٰحدہ عنوانوں کے ساتھ اکاؤنٹ کھولے جاسکیں گے بشرطیکہ ٹرسٹ بورڈ اپنے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ اپنی منظوری کا اظہار کرے۔

(۸) لیکن ایسے فنڈ جو بینکوں میں ٹرسٹ بورڈ کی قراردادوں کی تعمیل میں الگ الگ عنوانوں سے کھولے جائینگے ان فنڈوں میں جمع کردہ تمام روپیہ جامع مسجد ومسلم چاریٹیبل فنڈ ٹرسٹ ہی کی ملکیت متصور ہوگا۔

۹۔حسب ضرورت بینکوں سے روپیہ نکالنے کے لئے چکوں پر دستخط کرنے کا اختیار ٹرسٹ بورڈ اپنے اجلاس میں ایک واضح قرارداد کے ذریعے صدر،

سکریٹری، خازن، یا ٹرسٹی کو دے گا اور یہ طے کریگا کہ آیا چکوں پر واحد شخص کا دستخط ہونا چاہئے یا ایک سے زائد اشخاص کے مشترکہ دستخط ہونے چاہئیں۔

۱۰۔ٹرسٹ بورڈ کو اختیار رہوگا کہ بشرط ضرورت اعزازی معتمد کے ماتحت تنخواہ دار سکریٹری یا منیجر مقرر کرے۔

۱۱۔ٹرسٹ بورڈ کے ہر ایک تنخواہ دار ملازم کو یہ حق ہوگا کہ وہ سکریٹری کی طرف سے اس پر عائد کردہ جرمانہ معطّلی یا کام سے برطرف کئے جانے کے احکام کے خلاف بورڈ آف ٹرسٹیز میں اپیل کرے اور سکریٹری کے جاری کردہ احکام کو منسوخ کرنے کی درخواست کرے۔

حاضرین؛

۱)الحاج سی یم عبدالرحمٰن خان صاحب صدر جلسہ

۲)جناب عبدالسمیع خلیلی صاحب بی،اے

۳)حاجی وی یس عبدالرحمٰن صاحب

۴)حاجی محمد عبدالجبار صاحب

۵)حاجی عطار سید حسین صاحب

۶)محمد عزیز اللہ صاحب

۷)سوکار عطار محمد قاسم صاحب

۸)حاجی ایچ محمد اسمٰعیل صاحب تابش

۹)حاجی محمد یم عبدالطیف صاحب،ٹمبر مرچنٹ کنوینر تعمیری کمیٹی

جامع مسجد کی توسیع

جامع مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد لوگ کثرت سے آنے لگے جس کی بناء پر سب سے پہلے جامع مسجد کے سامنے سنگ مرمر کے چبوترے پر ناریل کی پتیوں کا سائبان ڈالا گیا تھا لیکن بارش کے موسم میں پانی نیچے اتر آنے کی وجہ سے مصلیوں کو تکلیف ہونے لگی۔جب جامع مسجد کے ٹرسٹ نے مصلیوں کی اس پریشانی کو مدنظر رکھ کر ان پتیوں کے سائبان کو نکال کر شیٹوں کا سائبان ڈالدیا۔جب شہر کی آبادی بڑھنے لگی تو تمام ٹرسٹیان مسجد کی توسیع پر غور کرنے لگے اپنے اس منصوبہ کو عالم وجود میں لانے کے لئے جدوجہد شروع کرنے لگے۔اس کے بعد ایک پلان تیار کیا گیا جس کے مطابق صحن مسجد میں چار منزلہ عمارت تعمیر ہونی تھی لیکن مالیات کے مسئلہ نے اس منصوبہ کو کھٹائی میں ڈال دیا1986ء میں مصلیوں کا یہ حال تھا کہ مصلی صحن میں اور باہر فٹ پاتھ پر بلکہ بسا اوقات سڑک پر شامیانہ لگا کر نماز کا اہتمام کرتے تھے بارش کے ایام میں مصلیوں کو سخت تکالیف سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔جامع مسجد ٹرسٹ کافی غور وخوض کے بعد مسجد کی توسیع کے منصوبہ کی منظوری دی اس کے بعد توسیع مسجد کا ایک نقشہ تیار کر کے کارپوریشن میں منظوری کے لئے پیش کیا گیا۔

الحمدللہ مسجد کی توسیع کے پلان کو کارپوریشن میں منظوری ملی۔توسیع مسجد کے کام کی نگرانی کے لئے ایک ذیلی کمیٹی کو مرتب کیا گیا جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱)الحاج عبدالطیف صاحب کنوینر

۲)سید شیر علی صاحب ٹرسٹی

۳)الحاج ہیچ،کے،حنیف خان صاحب ٹرسٹی

۴)محمد نواز خان انصاری صاحب ٹرسٹی

۵)کے،ابراہیم بیگ صاحب

۶)بی،محمد صالح قریشی صاحب

۷) محمد سالار صاحب

1985ء کی شب قدر میں یعنی ستائیسویں شب رمضان المبارک میں جامع مسجد ٹرسٹ کی موجودگی میں مولانا ریاض الرحمٰن رشادی امام وخطیب جامع مسجد بنگلور سٹی نے دعا کی اور سنگ بنیاد رکھا اس کے بعد صدر وسکریٹری دیگر ٹرسٹیان کرام اور مصلیان کرام نے بسم اللہ کے ساتھ کدال کی ضربیں لگائی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور جمیع مسلمانوں کی اعانت وتوجہات اور عدیم المثال قربانیوں اور بے مثال جذبات سے دوسال میں یہ توسیع کا کام مکمل ہوا

جامع مسجد کے ائمہ کرام

جامع مسجد میں سب سے پہلے الحاج غلام مولیٰ صاحب کو عارضی طور پر امام مقرر کیا گیا چند دن تک آپ امامت کے فرائض انجام دیتے رہے اس کے بعد جناب مولوی محمد قاری ابراہیم صاحب کو امامت پر مقرر کیا گیا حضرت کو اللہ نے بہت ہی بلند آواز عطا کیا تھا۔ مولانا محمد عبیدی صاحب مفسر قرآن کچھ دنوں تک جمعہ میں خطابت کے فرائض کو انجام دیتے رہے آپ کے حج بیت اللہ تشریف لے جانے کے بعد مولانا محمد مفتی راغب حسن صاحب کو خطابت کی اہم ذمہ داری سونپی گئی اس کے بعد مولانا محمد احمد الدین صاحب کو اس مسجد کی امامت کی ذمہ داری سونپی گئی ان کے بعد ۲۰ ڈسمبر 1980ء میں حضرت مولانا حافظ قاری ریاض الرحمٰن صاحب رشادی کا تقرر عمل میں آیا الحمد للہ آپ کی امامت وخطابت کا یہ سلسلہ ۳۱ سال تک جاری رہا۔ سب پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپ کے بیان کو سننے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں آپ کی مواعظ حسنہ سے مستفید ومستفیظ ہوتے ہیں مصلیان جامع مسجد کی زبانی ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت والا کی نصیحت آموز خطابات سے وہ اپنی زندگی کے اوراق بدل ڈالے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوں ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سایہ عاطفت کو ہم پر تادیر قائم رکھے اور امت کو آپ سے فیض پہنچتا رہے

جامع مسجد کے صدور

جامع مسجد ومسلم چارٹیبل فنڈ ٹرسٹ مرتب ہونے کے بعد سب سے پہلے عالیجناب الحاج عبدالواجد صاحب کو صدر منتخب کیا گیا آپ ۲۶ سال تک بحسن خوبی اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے رہے آپ کے بعد الحاج عطار سید حسین صاحب کو صدر بنایا گیا آپ بحسن خوبی اپنے فریضہ کو تقریباً ۱۳ سال انجام دیتے رہے آپ کے بعد سید بشیر احمد صاحب ۵ سال تک صدر کے عہدہ پر متمکن رہے آپ کے بعد الحاج عبد الجلیل صاحب بی، اے، تاجر آہن کو صدر کی ذمہ داری سونپی گئی آپ کے بعد الحاج میر ظہیر اللہ نقوی صاحب تاجر چوبینہ صدر کے عہدہ پر فائز کئے گئے آپ کے بعد ڈسمبر 1992ء میں عالیجناب الحاج سی، یم، علیم اللہ خان مشتاق صاحب تاجر چوبینہ صدر کے عہدہ پر بالاتفاق منتخب کئے گئے اللہ کے فضل وکرم سے آج تک آپ اس عظیم عہدہ کو دلچسپی سے سنبھالتے آرہے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے مزید کام اللہ آپ سے لیتے رہے آمین۔

جامع مسجد کے سکریٹری

جب جامع مسجد کا ٹرسٹ ۱۹۳۵ء میں مرتب ہوا تو تمام ٹرسٹیان کرام نے سکریٹری کی اہم ذمہ داری عالی جناب الحاج محمد عبدالجبار

صاحب نوراللہ مرقدہ کو دی، آپ اس ٹرسٹ کے بانی سکریٹری تھے، آپ اس ذمہ داری کو اپنی قابلیت اور دوراندیشی سے بحسن خوبی انجام دیتے رہے۔ آخر کار ۲۶ جولائی ۱۹۶۹ء کو اس دارفانی سے رحلت کر گئے اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو جلا بخشے۔ آپکے بعد الحاج یس اے رشید بیگ صاحب یس کے آر مارکیٹ نے سکریٹری کی ذمہ داری کو اپنے کندھوں پر لیا آپکے بعد عالی جناب الحاج مختار احمد صاحب نے سکریٹری کی ذمہ داری نبھائی آپکے بعد الحاج سید مشتاق احمد صاحب تاجر چوبینہ نے اس اہم ذمہ داری کو بحسن خوبی نبھایا اور کئی ملی کام آپ نے انجام دیا اللہ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے آپکے بعد اس عظیم عہدہ کو موجودہ سکریٹری جناب الحاج محمد عتیق احمد صاحب کے ذمہ سونپی گئی جناب ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کسی خاص خدمت کے لئے قبول فرمالیتا ہے جیسا کہ آپ صاحب موصوف کے انٹریو میں ملاحظہ فرماسکتے ہیں، قوم کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کا ایک عمیق جذبہ اور تڑپ آپ کو من جانب اللہ حاصل ہے آپ جامع مسجد اور جامع العلوم کی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کی عمر کو دراز فرمائے اور آپ کے خدمات جلیلہ کو شرف قبول بخشے۔